جلد ۳۴ | ۱۳ ماہ امان ۱۳۲۵ ہش | ۸ ربیع الثانی ۱۳۶۵ ہ | ۱۳ مارچ ۱۹۴۶ء | نمبر ۶۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ ماہ امان سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق مفصل اطلاع دوسرے صفحہ پر مطالعہ فرمائیں۔

حضرت سیدہ اُم ناصر احمد صاحبہ حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت آج خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

صاحبزادی امۃ النصیر صاحبہ کی طبیعت بھی بفضلہ بہتر ہے۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو تا حال بعض تکالیف ہیں۔ مگر عام حالت رو بصحت ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا کریں۔

گزشتہ رات کسی قدر بارش ہوئی۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

موجودہ زمانہ کے متعلق دو خوفناک علامات

احادیث نبوی میں یاجوج ماجوج کا جو ذکر پایا جاتا ہے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں۔

”یہ دونوں پرانی قومیں ہیں جو پہلے زمانوں میں دوسروں پر کھلے طور پر غالب نہیں ہو سکیں۔ اور ان کی حالت میں ضعف رہا۔ لیکن خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ آخری زمانہ میں یہ دونوں قومیں خروج کرینگی۔ یعنی اپنی جلالی قوت کے ساتھ ظاہر ہونگی۔ جیسا کہ سورۂ کہف میں فرماتا ہے۔ وتركنا بعضهم يومئذٍ يموج في بعض۔ یعنی یہ دونو قومیں دوسروں کو مغلوب کر کے پھر ایک دوسرے پر حملہ کرینگی۔ اور جس کو خدا تعالےٰ چاہے گا فتح دے گا۔ چونکہ ان دونوں سے مراد انگریز اور روس ہیں۔ اس لئے ہر ایک سعادتمند مسلمان کو دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اس وقت انگریزوں کی فتح ہو۔“

(ازالہ اوہام صفحہ ۲۱۱)

قرآن کریم میں دخان کا جو ذکر ہے۔ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

”اس جگہ دخان سے مراد قحط عظیم و شدید ہے۔ جو سات برس تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں پڑا۔ یہاں تک کہ لوگوں نے مُردے اور ہڈیاں کھائی تھیں۔ جیسا کہ ابن مسعود کی حدیث میں مفصل اس کا بیان ہے۔ لیکن آخری زمانہ کے لئے بھی جو ہمارا زمانہ ہے۔ اس دخان مبین کا وعدہ تھا۔ اس طرح پر کہ قبل از ظہور مسیح نہائت درجہ کی شدت سے اس کا ظہور ہو گا۔ اب سمجھنا چاہیئے۔ کہ یہ آخری زمانہ کا قحط جسمانی اور روحانی دونوں طور سے وقوع میں آیا۔ جسمانی طور سے اس طرح کہ اگر اب سے پچاس برس گزشتہ پر نظر ڈالی جاوے۔ تو معلوم ہو گا۔ کہ جیسے اب غلہ اور ہر ایک چیز کا نرخ عام طور پر ہمیشہ کم رہتا ہے۔ اس کی نظیر پہلے زمانہ میں کہیں نہیں پائی جاتی۔ کبھی خواب و خیال کی طرح چند روز گرانی غلہ ہوتی تھی۔ اور پھر وہ دن گزر جاتے تھے۔ لیکن اب تو یہ گرانی لازم غیر منفک کی طرح ہے۔ اور قحط کی شدت اندر ہی اندر ایک عالم کو تباہ کر رہی ہے۔“ (ازالہ اوہام صفحہ ۲۱۳)

ہر عقل و سمجھ رکھنے والا انسان جانتا ہے۔ کہ یہ دونوں علامات روز بروز زیادہ سے زیادہ نمایاں ہوتی جا رہی ہیں۔

ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۸ ربیع الثانی ۱۳۶۵ھ مطابق ۱۳ امان ۱۳۲۵ہش

کیپ کالونی کے ایک نہایت بارسوخ خاندان کا

ایک قابل اور مخلص فرد قادیان میں

(از ایڈیٹر)

گذشتہ ہفتہ کے خطبہ جمعہ میں حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مکرم محترم ڈاکٹر یوسف سلیمان صاحب کے قادیان تشریف لانے کا ذکر فرمایا ہے۔ ان کی قادیان میں آمد بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس پیشگوئی کے پورے ہونے کا ایک معمولی ثبوت ہے۔ کہ یاتون من کل فج عمیق۔ یعنی تیرے پاس دور دور سے لوگ آئیں گے۔ ڈاکٹر صاحب کا اصل وطن کیپ کالونی (ساؤتھ افریقہ) ہے۔ جہاں ان کے والد صاحب نہایت بااثر اور بارسوخ سیاسی لیڈر تھے جو اب فوت ہو چکے ہیں۔ ان کے اثر اور رسوخ کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ جس طرح نیٹال میں کانگرس کے لیڈر گاندھی جی تھے۔ اسی طرح کیپ کالونی میں کانگرس کے لیڈر ان کے والد صاحب تھے۔ اور گاندھی جی کے ساتھ ان کے [illegible] اور دوستانہ تعلقات تھے چنانچہ جب [illegible] گاندھی جی کیپ کالونی جاتے تو ان کے ہاں ٹھہرتے اور وہ بھی نیٹال میں گاندھی جی کے ہاں مہمان ہوتے۔

محترم ڈاکٹر یوسف سلیمان صاحب کو چھوٹی عمر میں ہی ان کے والد صاحب نے تعلیم حاصل کرنے کے لئے انگلستان بھیج دیا تھا۔ اور انہوں نے ساری تعلیم وہیں حاصل کی۔ میڈیکل میں انہوں نے اعلیٰ قابلیت حاصل کی۔ چنانچہ ایم بی بی ایس کے علاوہ ایم۔ ڈی کی ڈگری بھی پائی اور ڈرہم یونیورسٹی انگلستان میں میڈیکل فیکلٹی کے گزشتہ چھ سال سے ریڈر ہیں مذہب سے انہیں ابتداء سے ہی شغف رہا ہے۔ ۱۹۱۶ء میں جبکہ ان کا بہت بڑا رجحان عیسائیت کی طرف تھا۔ احمدیہ مشن لنڈن سے ان کا تعارف ہوا اور تھوڑے ہی عرصہ میں اپنی خداداد ذہانت کی وجہ سے احمدیت کی صداقت معلوم ہونے پر وہ بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو گئے اس وقت سے لیکر آجتک ان کے تعلقات جماعت احمدیہ کے ساتھ نہایت مخلصانہ چلے آرہے ہیں۔

انگلستان میں بچپن سے رہائش رکھنے کی وجہ سے انگریزی زبان تو گویا ان کی مادری زبان ہے۔ علاوہ ازیں جرمن۔ فرنچ۔ ڈچ۔ اور افریقانز زبانیں نہایت اعلےٰ درجہ کی جانتے ہیں۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ قابل رشک اخلاص رکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عشق ان کی رگ رگ میں رچا ہوا ہے۔ تبلیغ کا بے حد شوق رکھتے ہیں۔ اور کبھی کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے انگلستان میں عام لوگوں کے علاوہ مختلف ممالک کے سفیروں اور وزراء کو پیغام حق موثر طور پر پہنچاتے رہے ہیں۔ اسلام کی تعلیم کا عملی نمونہ اور ہر حکم پر عمل کرنے کی کوشش کرنا ہر وقت اور ہر سوسائٹی میں ان کے پیش نظر رہتا ہے۔ موزوں قد دوہرے جسم۔ سفید رنگ اور قریباً ۵۸ سال کی عمر کے انسان ہیں۔ خوبصورت ڈاڑھی ان کے چہرہ پر خوب زیب دیتی ہے۔

کئی احباب ان کے اعزاز میں دعوتیں دے چکے ہیں۔ چنانچہ ۹ مارچ کو مکرم مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری نے دعوت چائے دی۔ آئندہ کے متعلق ان کے جو مبارک ارادے اور عزائم ہیں۔ ان کا کسی قدر ذکر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ میں فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ خدا تعالےٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو اپنے مبارک ارادوں کو عملی جامہ پہنانے کی توفیق بخشے اور ان کا حامی و ناصر ہو۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ناصر آباد (سندھ) پہنچ گئے

پتھورو (سندھ) ۱۱ مارچ۔ مکرم چودھری مظفرالدین صاحب بی اے پرائیویٹ سیکرٹری بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔ کہ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اور حضرت ام المومنین مدظلہا العالی مع اہل بیت و خدام آج دو بجے دوپہر بخیر و عافیت ناصر آباد پہنچ گئے ہیں۔ الحمدللہ دوران سفر میں خدا تعالےٰ کے فضل سے کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوئی۔ لاہور میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے تین اصحاب کی بیعت قبول فرمائی۔ راستے میں مختلف سٹیشنوں پر احمدی احباب نے حضور سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

رازونیاز

یہ کیا جنون زا نغمہ سنا دیا تو نے
ادائے شکر کے قابل زباں بھی ہو عطا
میں تجھ سے ملکے اب اپنے سے شرم کھاتا ہوں
تری نگاہ کا ملنا تھا یوں ہوا محسوس
جہاں اس دُرِ مکنون کی تلاش میں ہے
ہیں ہوش مائلِ فرزانگی! ارے توبہ
جفا کی خبر تھی۔ ظلم و ستم کا خوگر تھا
میں خود بھی۔ دل کے پھپھولے بھی مسکرا اُٹھے
میں آج تک اُسے دل سے لگائے بیٹھا ہوں
حضور میں بھی ہے بیتاب دُور بھی بیتاب

مرے سکون کو پھر گدگدا دیا تو نے
اگر ہے درد جہاں سے سوا دیا تو نے
یہ کیا نقاب نظر سے اُٹھا دیا تو نے
ازل کی بگڑی ہوئی کو بنا دیا تو نے
جو میرے حال پر آنسو گرا دیا تو نے
پھر ایک جام! مجھے کیوں بُھلا دیا تو نے
مجھے نگاہِ کرم سے مٹا دیا تو نے
مرے سوال پر جب مسکرا دیا تو نے
تھا اک نگاہ میں جو درد سا دیا تو نے
یہ کیسے دل کو مرا دل بنا دیا تو نے

پلا کے جام نظر سے شراب ثاقبؔ کو
امیرِ بادہ پرستاں بنا دیا تو نے

ثاقب زیروی

لاہور چھاؤنی میں جماعت احمدیہ کا جلسہ

امسال خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ توپ خانہ بازار لاہور چھاؤنی کا جلسہ سالانہ حسب سابق سکول گراؤنڈ میں ۱۷ مارچ بروز اتوار ہوگا۔ انشاء اللہ۔

خاکسار محمد شفیع احمدی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ توپ خانہ بازار لاہور چھاؤنی

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینجر الفضل کو مخاطب کیا جائے نہ کہ ایڈیٹر کو۔

آسمانی بادشاہت کے درخشندہ ستارے

گروہ مجاہدین

اِنِّیْ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ کَهَیْئَةِ الطَّیْرِ

از محترم مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن

نو مجاہدین کا قافلہ جو قادیان دارالامان سے ۱۸ دسمبر کو بعزم تبلیغ یورپ روانہ ہوا۔ ۱۴ جنوری کو انگلستان کی مشہور بندرگاہ لورپول پر اترا۔ اور اسی تاریخ کی شام کو ۱۱ بجے کے قریب لنڈن یوسٹن سٹیشن پر پہونچا۔ جہاز کی کمپنی نے ہمیں بذریعہ ٹیلیفون ان کی لورپول سے روانگی کے متعلق اطلاع دے دی تھی۔ میں نے لنڈن کے مشہور اخبار ڈیلی سکیچ کے دفتر میں ٹیلیفون پر اطلاع دے دی کہ نو مشنری یورپ میں تبلیغ کے لئے آج یوسٹن سٹیشن پر شام کے ساڑھے دس بجے پہونچ رہے ہیں۔ اگر آپ کو اس میں دلچسپی ہو۔ تو آپ اپنا نمائندہ بھیج سکتے ہیں ہم بھی سٹیشن پر ہونگے چنانچہ ڈیلی سکیچ کا نمائندہ معہ فوٹوگرافر بروقت سٹیشن پر پہونچ گیا۔ گاڑی چالیس منٹ کے قریب لیٹ تھی۔ اس اثنا میں وہ ہم سے گفتگو کرتا رہا۔ جب ٹرین سٹیشن پر پہونچی۔ تو انہوں نے فوٹو لئے اور اخبار میں رپورٹ شائع کی۔ جو قارئین کرام معہ دوسری رپورٹوں کے اخبار الفضل میں ملاحظہ فرما چکے ہیں مندرجہ ذیل اخبارات نے مجاہدین کے متعلق لکھا۔ مانچسٹر گارڈین۔ ڈیلی سکیچ دی سٹار۔ دی ڈیلی ہیرلڈ۔ سوتھ ویسٹرن سٹار۔ رایوٹر اور تین چار اور ایجنسیوں کے نمائندے آئے اور فوٹو لئے۔ اور دوسرے ممالک کو بیانات بھیجے۔

آسمانی بادشاہت کے ستارے

۲ نومبر ۱۹۰۶ء کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب میں دیکھا۔ "کہ رات کے وقت میں ایک جگہ بیٹھا ہوں۔ اور ایک اور شخص میرے پاس ہے۔ تب میں نے آسمان کی طرف دیکھا۔ تو مجھے نظر آیا۔ کہ بہت سے ستارے آسمان پر ایک جگہ جمع ہیں۔ تب میں نے ان ستاروں کو دیکھ کر اور انہی کی طرف اشارہ کرکے کہا۔ آسمانی بادشاہت۔ پھر معلوم ہوا کہ کوئی شخص دروازہ پر ہے۔ اور کھٹکھٹاتا ہے۔ جب میں نے دروازہ کھولا تو معلوم ہوا کہ ایک سودائی ہے۔ جس کا نام میراں بخش ہے۔ اس نے مجھ سے مصافحہ کیا۔ اور اندر آگیا۔ اس کے ساتھ بھی ایک شخص ہے۔ مگر اس نے مصافحہ نہیں کیا۔ اور نہ وہ اندر آیا" اس کی تعبیر میں نے یہ کی۔ کہ آسمانی بادشاہت سے مراد ہمارے سلسلہ کے برگزیدہ لوگ ہیں۔ جن کو خدا زمین پر پھیلا دے گا۔ اور اس دیوانہ سے مراد کوئی متکبر متمول۔ مغرور یا تعصب کی وجہ سے کوئی دیوانہ ہے خدا اس کو توفیق بیعت دیگا پھر الہام ہوا لَا تَخَفْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا گویا میں کسی دوسرے کو تسلی دیتا ہوں۔ کہ تو مت ڈر خدا ہمارے ساتھ ہے"۔ (تذکرہ صفحہ ۶۵۴)

اس خواب میں ستاروں سے وہی جانباز مجاہدین مراد ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کے پیغام کو پہنچانے کے لئے دنیا کے مختلف ممالک میں نکل جائینگے اور لوگوں کی ہدایت کا باعث ہونگے۔ اور ساتھ والے شخص سے مراد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہیں۔ جیسا کہ بعض دوسری خوابوں میں بھی "ایک اور شخص" کی صورت میں ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ذکر ہوا ہے۔ اور متکبر متمول مغرور اور متعصب شخص سے مراد یورپ کے لوگ ہیں۔ جو ان صفات سے متصف ہیں۔ اور ان کے دروازہ کھٹکھٹانے سے ان کی موجودہ حالت کی طرف اشارہ ہے۔ جبکہ وہ بزبان حال اپنے سسٹم کی ناکامی کا اعلان کر رہے ہیں۔ اور پکار رہے ہیں۔ کہ کوئی ایسا مکمل دین ہو۔ جس میں انسان کے ہر شعبہ زندگی کے متعلق مکمل تعلیم پائی جاتی ہے۔ لیکن تکبر مال۔ غرور۔ اور تعصب ایسی چیزیں ہیں۔ جو اس کامل دین کے قبول کرنے میں ان کے لئے روک بنی ہوئی ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اس خواب میں بشارت دی ہے کہ ایک وقت آئیگا جبکہ ایسے لوگ جو دنیا کے لئے دیوانے ہو رہے ہیں۔ آخر کار اسلام قبول کرلیں گے۔ لیکن ایک اور طبقہ جو انہیں کے رنگ کا ہوگا نہیں مانیگا۔ اور اس راستہ میں جن مشکلات اور مصائب کا سامنا تھا وہ ظاہر وباہر تھا۔ کیونکہ یورپ جیسے مادہ پرست ملک کے لئے تبلیغ کا انتظام اور مجاہدین کا تیار کرنا۔ پھر ان کے اخراجات وغیرہ مہیا کرنا کوئی معمولی بات نہ تھی۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے بذریعہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اپنے ساتھ والے شخص کو تسلی دی۔ کہ تو مت ڈر خدا ہمارے ساتھ ہے۔ وہ اپنے فضل سے اس کے لئے سامان عطا فرمائیگا۔

دلیل صداقت

جماعت احمدیہ میں ایسے نوجوان گروہ مجاہدین کی موجودگی جو تبلیغ دین کے لئے اپنی زندگی وقف کر چکے ہیں۔ اور سلسلہ کی اشاعت کے راستے میں ہر قسم کی تکالیف و شدائد برداشت کرنے کے لئے مستعد ہیں۔ اور جنہوں نے اس مادہ پرستی کے زمانہ میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی عملی مثال پیش کی ہے۔ وہ یقینی طور پر بانی جماعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور قائد جماعت حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کے صادق اور مامور من اللہ ہونے کی دلیل ہے۔

اِنِّیْ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ کَهَیْئَةِ الطَّیْرِ

حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے بھی اپنے منکرین کے سامنے اپنی صداقت کی یہی دلیل پیش کی تھی۔ کہ ان کے ذریعہ ایک ایسی جماعت تیار ہو گئی ہے جو تمام دنیاوی آسائشوں کو خیرباد کہہ کر خدائی پیغام کو پہنچانے کے لئے ہر جگہ جانے کو تیار ہے۔ وہ بنی اسرائیل جن کے دل ایمان سے خالی ہو چکے تھے۔ ہاں جو مادہ پرستی میں غرق تھے اور دنیا کو دین پر مقدم رکھتے تھے۔ ان میں سے ایک ایسی جماعت کا تیار کر دینا جو حقیقی رنگ میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی تھی۔ اور اس کے لئے ہر قسم کی قربانیاں کرنے کے لئے تیار تھی فی الواقعہ ان کے منجانب اللہ ہونے کی دلیل تھی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسی دلیل کو حضرت عیسےٰ کی طرف سے پیش کیا ہے فرمایا اَنِّیْ قَدْ جِئْتُکُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ اَنِّیْ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ کَهَیْئَةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰہِ۔ اے بنی اسرائیل میرے خدا کی طرف سے رسول ہونے کی دلیل یہ ہے۔ کہ میں تمہارے پاس ایک ربانی نشان کے ساتھ آیا ہوں۔ اور وہ نشان یہ ہے کہ میں تمہارے لئے طین سے یعنی ان لوگوں سے جن کی فطرت میں ترقی کی قابلیت و استعداد پائی جاتی تھی۔ لیکن اپنے ماحول کے اثر کے ماتحت ان کے خیالات بھی زمینی اور مادی امور تک محدود تھے ان میں سے میں پرندوں کی مانند یا پرندوں کی حالت پر شخص پیدا کرتا ہوں یا بناتا ہوں۔ پھر میں انہیں کلام الٰہی سناتا ہوں۔ اور انہیں اپنی صحبت میں رکھ کر ایک ایسی روح پھونکتا ہوں۔ کہ ان کی وہ بالقوۃ روحانی پرواز کی طاقت فعلیت کا رنگ پکڑ لیتی ہے۔ اور وہ فی الواقعہ خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت اڑنے والے بن جاتے ہیں۔

حضرت مسیح علیہ السلام چونکہ مثالوں میں کلام کیا کرتے تھے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے بھی اسی رنگ میں انکا کلام پیش کیا ہے۔ بائبل اور قرآن دونو میں روحانی آدمی تیار کرنیکے لئے طین اور خلق کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ بائبل میں یسعیاہ نبی خدا تعالیٰ کو مخاطب کرکے کہتے ہیں۔ کہ تو نے ہمیں گناہوں کی وجہ سے پگھلا دیا تھا والآن یارب انت ابونا نحن الطین وانت جابلنا اور اب اے رب تو ہمارا باپ ہے۔ ہم تو مٹی ہیں اور تو ہمارا بنانے والا ہے۔ اور قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے کاہنوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ فَاسْتَفْتِهِمْ اَهُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّنْ طِیْنٍ لَّازِبٍ۔ اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے نظام روحانی کیطرف اشارہ فرما کر کاہنوں اور نجومیوں کو اس طرف بلایا ہے۔ کہ وہ اپنے اور اپنے تیار کردہ لوگوں کا ان لوگوں سے مقابلہ کریں۔ جو ہم نے آنحضرت صلعم کے ذریعے تیار کئے ہیں۔ پھر دیکھیں کہ دونوں گروہوں میں سے روحانی لحاظ سے کون زیادہ تربیت یافتہ اور دینی قربانیوں میں بڑھ کر ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے پس تو ان سے پوچھ کیا کاہن اور نجومی اور وہ لوگ جو انہوں نے تیار کئے ہیں۔ یعنی ان کی اتباع وہ اپنی خلق روحانی میں زیادہ مضبوط زیادہ دیرپا اور زیادہ اچھے ہیں یا وہ لوگ جنہیں ہم نے آنحضرت صلعم کے ذریعہ پیدا یعنی تیار کیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مقابلہ کرنے سے یہی ثابت ہوگا۔ کہ جنہیں ہم نے پیدا کیا ہے۔ وہی زیادہ اچھے اور زیادہ دیرپا اثر رکھنے والے ہیں۔ اور تقوےٰ اور روحانیت میں سب دوسری جماعتوں پر سبقت رکھتے ہیں۔

یقیناً ہم نے انہیں طین لازب یعنی ایسی مٹی سے جو زیادہ دیرپا اور ثابت و قائم رہنے والی ہے پیدا کیا ہے۔ طین لازب کے معنے خلقت و جبلت کے بھی ہیں یعنی ہم نے انہیں مضبوط خلقت اور مقتدر و مستقل طبیعت والے بنایا ہے۔ وہ ایسی جماعت ہے۔ جو آزمائشوں اور ابتلاؤں کے وقت ثابت قدم رہنے والی ہے۔ استقلال۔ صبر۔ شجاعت میں اپنی مثال آپ ہے۔ اور دنیا کی کوئی مادی طاقت ان کے قدم کو ڈگمگا نہیں سکتی۔

پرندوں کی طرح رہنے کی ہدایت

قرآن مجید نے جو یہ ذکر کیا۔ کہ مسیحؑ نے اپنے حواریوں کو پرندوں کی شکل پر بنا دیا تھا۔ اس کا ذکر انجیل میں ان الفاظ میں پایا جاتا ہے۔ حضرت مسیح ناصری نے اپنے شاگردوں سے کہا۔ "کوئی آدمی دو مالکوں کی خدمت نہیں کر سکتا۔ کیونکہ یا تو ایک سے عداوت رکھیگا اور دوسرے سے محبت یا ایک سے ملا رہیگا۔ اور دوسرے کو ناچیز جانیگا۔ تم خدا اور دولت دونو کی خدمت نہیں کر سکتے۔ اس لئے میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ اپنی جان کا فکر نہ کرنا۔ کہ ہم کیا کھائینگے؟ یا کیا پئینگے؟ اور نہ اپنے بدن کا کہ کیا پہنینگے؟ کیا جان خوراک سے اور بدن پوشاک سے بڑھ کر نہیں؟ ہوا کے پرندوں کو دیکھو۔ کہ نہ بوتے ہیں نہ کاٹتے ہیں۔ نہ کوٹھیوں میں جمع کرتے ہیں۔ تو بھی تمہارا آسمانی باپ ان کو کھلاتا ہے۔ کیا تم ان سے زیادہ قدر نہیں رکھتے؟ تم میں ایسا کون ہے۔ جو فکر کر کے اپنی عمر میں ایک گھڑی بھی بڑھا سکے۔ اسلئے فکر مند ہو کر یہ نہ کہو۔ کہ ہم کیا کھائینگے؟ یا کیا پئینگے؟ یا کیا پہنینگے؟" متی باب ۶

پھر جب حضرت مسیحؑ نے اپنے حواریوں کو تبلیغ کے لئے بھیجا تو ان سے کہا۔ "نہ سونا اپنے کمربند میں رکھنا نہ چاندی نہ پیسے۔ راستے کے لئے نہ جھولی لینا نہ دو دو کرتے نہ جوتیاں نہ لاٹھی۔ کیونکہ مزدور اپنی خوراک کا حقدار ہے۔" متی باب ۱۰۔

اس آیت کی تشریح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل الہام سے بھی ہوتی ہے۔ "ہزاروں آدمی تیرے پروں کے نیچے ہیں" اس الہام میں پرندہ کے بجائے آدمی کا لفظ استعمال کر کے بتا دیا کہ حضرت عیسیٰؑ نے بھی اپنے مخلص شاگردوں کو استعارۃً ہی پرندے ✗

قرار دیا تھا۔ اور آدمؑ کے متعلق بھی قرآن مجید میں یہی مذکور ہے۔ کہ اُسے طین سے پیدا کیا گیا تھا۔ گویا مسیح ناصری نے طین سے اگر پرندے بناتے تو وہ اصل میں آدمی ہی تھے۔

غرضیکہ یہی طینی (صفت مبلغین کی جماعت ہی تھی۔ جسے مسیح ناصری نے اپنے بولی کے ثبوت میں بطور دلیل کے پیش کیا۔ جو پرندوں کی طرح مختلف جہات میں پہنچے اور پیغام خداوندی لوگوں تک پہنچایا۔ پس ان مجاہدین کا وجود جنہوں نے اپنی زندگیوں کو خدا تعالے کے پیغام کو اکناف عالم میں پہنچانے کے لئے وقف کیا وہ سلسلہ احمدیہ کے خدائی سلسلہ ہونے کی دلیل ہے۔

ویدوں کی ازلیت کے بارے میں ایک فاضل سنسکرت کی رائے

وید پیدائش دنیا کے بہت عرصہ بعد لکھے گئے

پنڈت دیانند جی کے دعاوی

ویدوں کے بارے میں پنڈت دیانند جی نے بہت سے ایسے دعاوی کئے ہیں۔ جو کہ بالکل نادرست ہیں اور خود وید ان دعاوی کی تصدیق نہیں کرتے۔ اسی قسم کے دعاوی میں سے ایک ازلیت وید کا دعویٰ ہے۔ پنڈت جی اپنے دعویٰ کی تائید کے لئے منتروں کے ترجمے جس طرح چاہتے کر لیتے۔ اور اسبات کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ کہ سیاق و سباق ان معنوں کی اجازت بھی دیتا ہے یا نہیں قواعد گرامر ان معنوں کی تائید کرتے ہیں یا نہیں۔ چنانچہ اس کا زبردست ثبوت یہ ہے کہ پنڈت جی نے جب یجر وید بھاشیہ لکھا۔ اور پنجاب گورنمنٹ کو محکمہ تعلیم کے کورس میں داخل کرنے کی غرض سے بھیجا۔ تو پنجاب گورنمنٹ نے اس پر سنیٹ کی رائے طلب کی۔ اس پر پنڈت گوروپرشاد جی ہیڈ پنڈت اورنٹیل کالج لاہور۔ مسٹر ٹانی ایم اے پرنسپل پریزیڈنسی کالج کلکتہ۔ مسٹر ایف گرفتھ ایم۔ اے مترجم ہر چہار وید و پرنسپل ہندو کالج بنارس اور پنڈت رکھی کیش سیکنڈ ٹیچر اورنٹیل کالج لاہور نے متفقہ طور پر یہ رائے ظاہر کی تھی۔ کہ پنڈت دیانند کا من گھڑت ترجمہ ویدوں کا ترجمہ نہیں بلکہ یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ انہوں نے نئے وید بنائے ہیں۔ اس پر پنجاب گورنمنٹ نے پنڈت جی کی درخواست داخل دفتر کر دی۔

اسی طرح اور بھی بڑے بڑے ودوانوں اور پنڈتوں نے یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ پنڈت جی کا ترجمہ انٹ سنٹ ہے۔ ان آرا سے یہ صاف ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اپنا مطلب حاصل کرنے کے لئے پنڈت جی جس طرف چاہتے وید منتر کو کھینچ کر لے جاتے۔

پنڈت دیانند اور ازلیت وید

ویدوں کی ازلیت کے ثبوت کے لئے اسی قسم کی کھینچا تانی سے پنڈت جی نے کام لیا ہے۔ اصل حقیقت میں نے اپنے گذشتہ مضامین میں ویدوں کی گواہی اور پنڈت دیانند جی کی تحریروں سے ثابت کر دی۔ اور عقلی و نقلی طور پر یہ بات بپایہ ثبوت پہنچا دی ہے۔ کہ وید ازلی نہیں ہیں۔

ایک فاضل سنسکرت کی رائے

آج سنسکرت کے فاضل شری ست لچھمن سروپ جی ایم۔ اے (آکسفورڈ) پرنسپل اورنٹیل کالج کے ایک مضمون کا ترجمہ جو کہ حال ہی میں رسالہ سنسکرت رتناکر میں شائع ہوا ہے۔ پیش کیا جاتا ہے۔ اس سے قارئین کرام اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ فاضل مضمون نگار نے کس طرح واضح طور پر یہ ثابت کر دیا ہے کہ رگوید نامی کتاب جب لکھی گئی تو اس وقت دنیا کافی ترقی کر چکی تھی۔ "تہذیب و تمدن کا دور شروع ہو چکا تھا۔ گویا دنیا کا ابتدائی زمانہ نہیں تھا بلکہ دنیا کے پیدا ہوئے کافی عرصہ گذر چکا تھا۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔

ویدک زمانہ کی تہذیب

رگوید کے مطالعہ سے ہم رگوید کے وقت کی تہذیب کا پورا پورا گیان (علم) حاصل کر سکتے ہیں۔ اس لئے سب سے پہلے ہم رگوید سے اس زمانہ کی تہذیب سے ناظرین کو آگاہ کریں گے رگوید کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اس وقت کی تہذیب پاسٹورل تھی۔ پاسٹورل تہذیب کی یہ خصوصیت ہوتی ہے۔ کہ آبادی کا زیادہ گذارہ مویشی وغیرہ پالنے پر ہوتا ہے۔ گائیں بھینس بکریوں کے ریوڑوں کو پالنا ان کی خرید و فروخت۔ اور دودھ دہی وغیرہ کے بیچنے سے ان کے گذارے کی صورت ہوتی ہے۔

جیسے بابا نند۔ یشودھا۔ اور دوسرے گوپ گوالوں کی حالت۔ انہی لوگوں کے بیچ میں شری کرشن جی کا بچپن گزرا تھا۔ مویشی ہی ان لوگوں کا دھن ہوتا تھا۔ جیسے موجودہ وقت میں مالدار اس کو کہتے ہیں۔ جس کے پاس لاکھوں روپے نقد ہوں۔ یا لاکھوں روپے کی جائداد ہو اس وقت دولت مند اس انسان کو کہا جاتا جسکے پاس لاکھوں گائے اور دوسرے مویشی ہوتے۔ گومال کا شمار روپوں میں نہیں بلکہ مویشیوں میں ہوتا تھا۔ اس لئے شو اور رودر کو پشو پتی کہا گیا ہے (پشوؤں کا مالک) اس زمانہ میں دیوتاؤں کا دھن بھی مویشی ہی تھے۔ یہ بات رگوید کے سرما پنی سمواد سوکت سے ظاہر ہے۔ اناری دستیو لوگ (غیر آریہ جاہل لوگ) دیوتاؤں کی گائیوں کو چرا کر لے گئے۔ دیوتاؤں کو دکھ ہوا۔ ان کو معلوم نہ ہو سکا کہ کون ان کی گائیوں کو چرا کر لے گیا تب اندر نے دیو شنی سرما کو گائیوں کی کھوج میں بھیجا وہ رسا نام کی پانی سے بھرپور ندی کو پار کر کے پنیوں (جاہل لوگ) کے دیش میں پہنچا اور دیوتاؤں کی گائیوں کا پتہ نکالا۔

اسوقت میں بڑی بڑی چراگاہیں ہوتی تھیں۔ مویشیوں کے کھانے کیلئے گھاس اور پینے کے لئے پانی سے بھرپور جگہیں ہوتی تھیں۔ رگوید میں چراگاہ کیلئے "گو دیوتی" لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اور التجا کی گئی ہے۔ کہ ہمارا کوئی مویشی ہلاک نہ ہو کوئی گڑھے میں گر کر نہ مر جائے یا بہرے گھاس چر کر سارے کے سارے مویشی اچھی حالت میں گھر لوٹ آئیں۔ شیر بھیڑیا وغیرہ مارنے والے حیوان ان کو نہ کھائیں۔ یہ بات کئی ایک منتروں سے ثابت ہے۔ چنانچہ رگوید منڈل ۶ سوکت ۵۹ منتر ۵ میں اسی قسم کی دعا کی گئی۔ کہ اے پوشا ہماری گائیوں کی حفاظت کر۔

زراعتی تہذیب کا زمانہ

رگوید کے وقت کی آریہ جاتی کی تہذیب کو اگریکلچرل سولیزیشن (زراعتی تہذیب) بھی کہا جا سکتا ہے اس تہذیب کی خصوصیت یہ ہے۔ کہ زیادہ آدمیوں کی زندگی کا انحصار کھیتی پر ہوتا ہے۔ ہل چلانا۔ بیج بونا۔ پکے ہوئے اناج کو کاٹنا انہی کاموں پر زیادہ گذارا ہوتا ہے۔ اسبات کی تائید کے لئے مضمون نگار نے چار منتر پیش کئے ہیں۔ اور لکھا ہے۔ یہ نہ سمجھنا چاہئے کہ کھیتی باڑی کے بارے میں صرف یہی چار منتر ہیں منتر تو سینکڑوں ہیں مگر ایک چھوٹے سے مضمون میں سارے منتر پیش نہیں کئے جا سکتے۔ ان منتروں میں سے ایک کا ہندی میں حسب ذیل ترجمہ مضمون نگار نے کیا ہے۔

ہلوں کو جوتو۔ بیلوں کے کندھوں پر جوؤں کو پھیلاؤ۔ جب زمین تیار ہو جائے۔ تو وہاں بیج بودو۔ فصل کاٹنے والی درانتیاں ہمارے پاس ہوں۔ پکا ہؤا اناج ہمیں ملے۔ (رگوید منڈل ۱۰ سوکت ۱۰۱ منتر ۳)

اس سے رگوید کے زمانہ کی تہذیب کا زراعتی ہونا ثابت ہے۔

بارش کے لئے دعائیں

اوپر کی دونوں تہذیبوں کے لئے بارش کا ہونا بھی بہت ضروری ہے۔ چراگاہوں کا ہونا گھاس کی زیادتی پینے کے لئے آسانی سے پانی ملنا اور کھیتی کی کامیابی ان سب کا بارش پر انحصار ہے۔ اس لئے رگوید میں بارش کی بہت بڑائی بیان کی گئی ہے۔ بارش کے پانی کو گھی کی دھار کہا گیا ہے۔ بارش کے لئے بڑے بڑے یگیہ کئے جاتے تھے۔ ورشٹی (بارش) کولانے والے سوکت رچے جاتے تھے۔ ریوانی کا ورشا کام سوکت اسی قسم کا ہے۔ ساتویں منڈل میں منڈوک سوکت کا بھی یہی مطلب ہے سینکڑوں ایسے منتر ہیں۔ جن میں بارش کے لئے دعا کی گئی ہے۔ یہاں پر تین منتر پیش کئے جاتے ہیں۔ جن سے ہماری بات کی تائید ہوتی ہے (۱) اے مروت دیوتا آکاش سے بارش ہمارے لئے برساؤ۔ دریہ سے بھرے ہوئے گھوڑے کی طرح بادل کی دھاروں کو نیچے گراؤ۔ پانی کو نیچے چھڑکتے ہوئے۔ اور گرجتے ہوئے اسی طرف آؤ۔

(۲) اے بادلو چنگاڑو۔ گرجو۔ حمل کو دھارن کراؤ۔ اپنے پانی روپی رتھ کے ساتھ چاروں طرف اڑو۔ پانی کی کھال کو کھولکر نیچے کیطرف اچھی طرح انڈیلو۔ اتنا پانی برسے کہ نیچے اور اوپر کی جگہ برابر ہو جاوے۔

(۳) بڑے کوش (ڈھول) کو سورج کی کرنوں کے ذریعہ اوپر کھینچ کر نیچے سینچو۔ بے بند ندیاں آگے بہیں۔ آسمان اور زمین کو گھی سے (بارش کے پانی سے) بھگودو۔

گائیوں کے پانی پینے کے لئے جگہیں اچھی ہوں۔ (رگوید منڈل ۵)

رگوید میں دیہات کا ذکر

ان منتروں سے صاف طور پر رگوید کے زمانے کی تہذیب کا پتہ چلتا ہے۔ رگوید میں گاؤں وغیرہ کا بہت ذکر ملتا ہے۔ لیکن بڑے بڑے شہروں کا ذکر نہیں۔ اس سے بھی نتیجہ نکلتا ہے کہ رگوید کے وقت بڑے بڑے شہروں کی کمی تھی۔ یہ درست ہے کہ بڑے بڑے شہر جیسے کلکتہ۔ بمبئی۔ مدراس۔ کولمبو۔ رنگون۔ پیرس۔ لنڈن۔ نیویارک۔ برلن۔ ایسے شہروں کی پیدائش پچھلے تین سو سال میں ہوئی ہے ایسے بڑے بڑے شہروں کا ہونا جہاں لاکھوں کی آبادی ہوتی ہے۔ موجودہ زمانہ کی خاص بات ہے۔ اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ پہلے لوگوں کی زیادہ تعداد بھارت (ہندوستان) میں گاؤں میں رہتی تھی۔

عقائد میں اختلاف

جس طرح موجودہ وقت میں آریہ جاتی کے عورت مرد مختلف مذہبی فرقوں میں منقسم ہیں کوئی سناتن دھرمی ہے۔ کوئی آریہ سماجی کوئی برہم سماجی۔ کوئی دیو سماجی کوئی شو اور وشنو کا پیرو۔ کوئی بدھ۔ کوئی جین۔ کوئی ویدانتی۔ کوئی ہمانسک اسی طرح رگوید کے زمانہ میں بھی آریہ جاتی کے لوگ مختلف دیوتاؤں کو مانتے تھے۔ ان کے مذہبی افعال بھی مختلف قسم کے تھے۔ ان کے بہت سے فرقے تھے۔ ان کے مذہبی خیالات میں بھی بہت اختلاف تھا۔ اگنی۔ اندر۔ ورن۔ متر۔ ادیا۔ سوتا۔ وشنو۔ رودر برہسپتی۔ سوم وغیرہ بہت سے دیوتاؤں کی پوجا ہوتی تھی۔ ان کے نام سے یگیوں میں بلی (قربانی) اور ہولی دی جاتی تھی تھی۔ یجمان (یگیہ کرنے والا براہمن) دھن و دولت کی اچھا (خواہش) کرتا تھا۔ اور اسی مطلب کے لئے دیوتاؤں کی تعریف کی جاتی تھی۔ قسم قسم کے دیوتاؤں کی باتیں مشہور ہیں۔ کچھ لوگ ناستک بھی تھے۔ وہ پوچھتے تھے کہ ایشور کہاں ہے۔ یعنی مطلب ان کا یہ تھا کہ کہیں بھی نہیں۔

قوانین میں اختلاف

اسی طرح قانون میں بھی اختلاف تھا۔ کچھ تو حقیقی بیٹے کو ہی سب کچھ سمجھتے تھے۔ اور کچھ دوسرے بالک کو گود میں لے لینے کے طرفدار تھے۔ چنانچہ رگوید منڈل ۷ میں آتا ہے۔ دوسرے آدمی کا رہن ناجائز ہے۔ ہم ہمیشہ دولت کے مالک ہوں۔ اے اگنی دیوتا دوسرے سے پیدا کیا ہوا لڑکا اصل اولاد نہیں ہے۔ وہ تو صرف بیوقوف کے لئے ہی اولاد ہو سکتا ہے۔ اس لئے ہمارے رواج کو خراب مت کرو۔ رگوید منڈل ۷ سوکت ۴ منتر ۸)

پھر لکھا ہے۔ دوسرے کا لڑکا کتنا ہی خوبصورت ہو وہ نہیں لینا چاہئے منتر ۸ اسی طرح دیوتاؤں۔ مذہبی کاموں۔ اور قانون وغیرہ کے بارے میں بھی رگوید کے زمانہ میں آریہ جاتی کا مت بھید معلوم ہوتا ہے۔

ویدوں سے قبل کا زمانہ

اس سارے مضمون پر غور کرنے سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے۔ کہ رگوید کے زمانہ میں انسان اس حد تک ترقی کر چکے تھے۔ کہ اس وقت کی تہذیب پاسٹورال اور ایگریکلچر تہذیب کے نام سے موسوم ہوتی تھی۔ اور تاریخ اسبات کی شہادت دیتی ہے۔ کہ مندرجہ بالا دونوں تہذیبوں کے ظہور سے پیشتر ایک اور زمانہ بھی گذر چکا ہے۔ جسمیں انسان صرف پتھر کے آلات وغیرہ بنا کر اور ان سے شکار کر کے اپنی زندگی بسر کیا کرتا تھا پھر پتھر کے بعد دھاتوں سے کام لے کر اپنے گذارے کی صورت پیدا کرنے لگا۔ گویا پاسٹورل اور ایگریکلچر تہذیب سے پہلے پتھر اور دھاتوں کا زمانہ گذر چکا ہے۔

پتھر کا زمانہ

چنانچہ بھارت ورش کے اتہاس میں لکھا ہے۔

دنیا کے ہر ایک دیش میں تہذیب کے زمانہ سے پہلے ایک ایسا زمانہ بھی پایا جاتا ہے۔ جب کہ اس ملک میں صرف جنگلی اور غیر مہذب قومیں آباد تھیں۔ بھارت ورش (ہندوستان) میں بھی تہذیب کے زمانہ سے پہلے دوسرے ملکوں کی طرح ایک ایسا زمانہ موجود تھا جبکہ یہاں کے لوگ جنگلوں میں زمین کے اندر گڑھے کھود کر بڑے بڑے درختوں کے کھوکھلے تنوں میں یا پہاڑوں کی غاروں میں جنگلی پشوؤں کی طرح رہا کرتے تھے۔ جنگلی حیوانوں کو مار کر یا جنگلی درختوں کے پھل توڑ کر کھایا کرتے تھے۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس زمانہ میں مذہب کا رواج تھا۔ منشی (آدمی) اور پشوؤں کے روزانہ رہن سہن میں کوئی فرق نہ تھا۔ اس زمانہ کو پتھر کا زمانہ کہتے ہیں۔

دھات کا زمانہ

اس کے بعد لکھا ہے۔ پتھر کے زمانہ کے جنگلی لوگ آہستہ آہستہ تہذیب میں ترقی کرتے گئے۔ سب سے پہلے پتھروں کو گھس کر سندر (خوبصورت) اور چمکدار ہتھیار بنائے گئے۔ اس کے بعد دھاتوں کے ہتھیار بننے شروع ہو گئے۔ دھنش بان اسی زمانہ کی پیدائش ہے۔ دھاتوں میں سب سے پہلے تانبے کا اور اس کے بعد لوہے کا استعمال شروع ہوا۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس زمانہ میں لوگوں نے۔ کتا۔ بکری۔ گھوڑا۔ گائے وغیرہ کئی پشوؤں کو پالتو بنا لیا۔ یہ زمانہ دھاتو کے زمانہ کے نام سے مشہور ہے۔ دھاتو زمانہ کے بعد لوگوں نے کھیتی کا کام سیکھا اور کھیتی باڑی کر کے کام کرنے لگ گئے۔

(بھارت ورش کا اتہاس صفحہ ۱۳-۱۴ مصنفہ گلشن رائے بی۔ اے ایل ایل بی)

ان حوالوں کو سامنے رکھنے سے یہ بات ظاہر ہے۔ کہ زراعتی زمانہ سے پہلے بھی ایک زمانہ گذر چکا ہے۔ اور رگوید میں چونکہ پشو پالنے اور کھیتی وغیرہ کرنے کے زمانہ کا ذکر ہے اس لئے رگوید اس زمانہ کے بعد لکھے گئے جسکو پتھر کے زمانہ کے نام سے تاریخوں میں موسوم کیا گیا ہے۔ اور جب اس ابتدائی زمانہ میں وید ظاہر نہیں ہوئے۔ تو ان کے متعلق قدامت کا دعوےٰ کرنا سراسر غلط ہے۔

پس یہ مضمون جہاں ازلیت ویدکی تردید کرتا ہے وہاں موجودہ ویدوں کے الہامی ہونے کو بھی رد کر رہا ہے۔ کیونکہ اس میں ایسے منتر پائے جاتے ہیں جنمیں لکھا ہے کہ اس زمانہ میں بارش کے لئے بڑے بڑے یگیہ کئے جاتے تھے اور درشٹی کو لانے والے سوکت رچے (لکھے) جاتے تھے۔ اس سے ظاہر ہے کہ ویدوں کے لکھنے والے خود انسان تھے جب انکو بارش وغیرہ یا کسی اور چیز کی ضرورت ہوتی۔ تو وہ یگیہ کرتے اور پرارتھنا (دعا) کے طور پر بہت سے سوکت اور منتر بھی لکھتے ہیں۔ یہی منتر اور سوکت بعد میں کتابی شکل میں جمع کر دیئے گئے۔

اختلاف عقائد ابتدا میں نہیں ہوسکتا۔

مندرجہ بالا مضمون اس بات پر روشنی ڈالتا ہے کہ ویدوں کے لکھے جانے کے وقت لوگوں میں عقائد کے لحاظ سے بہت زیادہ اختلاف پایا جاتا تھا مگر بالکل ابتدائے دنیا میں اتنا شدید اختلاف ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ خود پنڈت دیانند جی نے اس بات کو تسلیم کیا ہے۔ کہ ابتدا میں اختلاف نہیں تھا۔ اختلاف کافی مدت کے بعد آریوں اور اناریوں میں ہؤا۔ جس وجہ سے وہ ایک دوسرے سے علیحدہ ہو گئے۔ پس رگوید میں اختلاف کا پایا جانا اس بات کا زبردست ثبوت ہے۔ کہ رگوید کا زمانہ ابتدائے دنیا کا نہیں تھا۔ بلکہ یہ وہ زمانہ تھا:

حدیث القرطاس

ابن عباسؓ کی روایت

صحیح بخاری جزء اول صـ۲۲ مطبوعہ مصر میں حضرت ابن عباسؓ کی یہ روایت درج ہے۔ کہ

عن ابن عباس قال لما اشتد بالنبی صلعم وجعہ قال ائتونی بکتاب اکتب لکم کتابًا لا تضلوا بعدہٗ قال عمر ان النبی صلعم غلبہ الوجع وعندنا کتاب اللہ حسبنا فاختلفوا وکثر اللغط قال قوموا عنی ولا ینبغی عندی التنازع فخرج ابن عباس یقول ان الرزیۃ کل الرزیۃ ما حال بین رسول اللہ صلعم وبین کتابہ۔

اس کا ترجمہ یہ ہے۔ حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں۔ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو درد زیادہ ہوئی۔ تو آپؐ نے فرمایا۔ میرے پاس ایک کتاب لاؤ۔ جس پر میں تمہیں ایسی تحریر لکھ دوں۔ کہ اس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر تو درد کا غلبہ ہے۔ (جس کی وجہ سے ایسا ارشاد فرما رہے ہیں) ہمارے پاس اللہ کی کتاب ہے۔ جو ہمیں کافی ہے (اس بارہ میں) صحابہ مختلف ہو گئے۔ اور شور زیادہ ہو گیا۔ آپؐ نے فرمایا۔ یہاں سے اُٹھ جاؤ۔ میرے نزدیک یہ جھگڑا مناسب نہیں۔ حضرت ابن عباس یہ کہتے ہوئے باہر تشریف لائے۔ کہ سب سے بڑا دکھ تو وہ امر ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تحریر میں حائل ہوا۔

صحیح مسلم شرح نودی جلد ۲ صـ۴۳ پر یہی حدیث قدرے لفظی تغیر سے روایت کی گئی ہے صحیح بخاری جزو ثالث صـ۵ مطبوعہ مصر میں یہی حدیث یوں روایت کی گئی ہے۔

قال ابن عباس یوم الخمیس وما یوم الخمیس اشتد برسول اللہ صلعم وجعہ فقال ائتونی اکتب لکم کتابًا لن تضلوا بعدہٗ ابدا فتنازعوا ولا ینبغی عند نبی تنازع فقالوا ما شانہ اھجر استفھموہ فذھبوا یردون علیہ فقال دعونی فالذی انا فیہ خیر مما تدعونی الیہ واوصاھم بثلاث قال اخرجوا المشرکین من جزیرۃ العرب واجیزوا الوفد بنحو ما کنت اجیزھم وسکت عن الثالثہ او قال فنسیتھا“

یعنی حضرت ابن عباس رضؓ نے فرمایا۔ جمعرات کا دن تو وہ دن ہے۔ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو درد زیادہ ہو گئی۔ آپ نے فرمایا۔ میرے پاس (کوئی کاغذ) لاؤ (تاکہ) میں تمہیں ایسی تحریر لکھ دوں۔ جس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ صحابہ آپس میں جھگڑ پڑے۔ (اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور جھگڑا مناسب نہ تھا) لوگوں نے کہا آپ کو کیا ہوا۔ کہیں ہذیان تھوڑا ہے۔ کہ اس وقت آپ کوئی امر بتا نہیں سکیں گے۔ اس کے متعلق آپ سے ہی دریافت کر لو۔ چنانچہ صحابہ آپؐ کے پاس اس کے متعلق دریافت کرنے کے لئے آنے لگے آپ نے فرمایا۔ ہٹ جاؤ۔ جس حالت میں میں ہوں۔ وہ بہتر ہے اس سے جس کی طرف تم مجھے دعوت دیتے ہو۔ آپ نے انہیں تین امور کی وصیت کی۔ فرمایا۔ مشرکوں کو جزیرہ عرب سے نکال دو۔ اور وفد کو اسی طرح انعام دو۔ جس طرح میں دیا کرتا تھا۔ تیسری بات آپؐ نے بیان نہ فرمائی۔ یا راوی اسے بھول گیا۔“

شیعوں کے اعتراضات

یہ حدیث حدیث القرطاس کے نام سے مشہور ہے۔ جسے شیعہ صاحبان حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق بطور طعن پیش کرتے اور آپ پر بہت سے الزامات عائد کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قلم دوات منگوا کر حضرت علیؓ کی خلافت و وصایت تحریر فرمانا چاہتے تھے۔ جس میں حضرت عمر رضؓ روک ہوئے۔ اور حسبنا کتاب اللہ کہہ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس امر سے باز رکھا۔ بلکہ آپ کی نسبت ہجر کے الفاظ استعمال کئے۔

جواب

اس کے متعلق عرض ہے۔ کہ نص کتابت خلافت وغیر خلافت سے مقید نہیں۔ بلکہ مطلق ہے۔ مطلق کو مقید پر جب تک کہ کوئی دلیل راجح نہ پائی جائے۔ محمول کرنا درست نہیں۔ بر تقدیر تسلیم وہ تحریر خلافت علیؓ کے متعلق ہرگز نہیں تھی کیونکہ

ا۔ الفاظ روایت ”اھجر استفھموہ فذھبوا یردون علیہ فقال دعونی فالذی انا فیہ خیر مما تدعونی الیہ واوصاھم بثلاث“ دلالت کرتے ہیں۔ کہ تحریر طلب امر خلافت علیؓ کے علاوہ کچھ اور تھا۔ اسی لئے حضرت علیؓ کے حامیوں اور خلافت کے متعلق وضاحت کرانے والوں کو آپؐ نے فالذی انا فیہ خیر مما تدعونی الیہ سے صاف جواب دے دیا۔ تحریر طلب امر غالبًا وہ امر ہی تھا۔ جس کی آپ نے آخر حدیث میں وصیت فرمائی۔

ب۔ حدیث میں لکھا ہے۔ لن تضلوا بعدہٗ کہ تم اس کے بعد ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ اگر منشاء تحریر خلافت علیؓ ہی تسلیم کیا جائے۔ تو وہ تو عارضی تھی۔ اس کے بعد پھر؟ بلکہ بمطابق روایات شیعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے گمراہی کا سبب حضرت علی رضؓ کی خلافت کو ہی قرار دیا۔ ملاحظہ ہو۔ اصول کافی کتاب الحجۃ باب ما نص اللہ امر خلافت علی فلما اتاہ ذالک من اللہ ضاق بذالک صدر رسول اللہ صلعم وتخوف ان یرتدوا عن دینھم وان یکذبوہ فضاق صدرہٗ وراجع ربہ عز وجل۔ یعنی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس خلافت علیؓ کا حکم آیا۔ تو آپ تنگ دل ہوئے اور ڈرے۔ کہ لوگ مرتد ہو جائیں گے۔ اور میری تکذیب کریں گے۔ آپ کے لئے یہ امر اس قدر بار خاطر تھا۔ کہ بار بار اس کے متعلق اللہ تعالےٰ سے مراجعت کی۔

(ج) امت میں اعتقادی لحاظ سے گمراہ کن جماعتیں اور افتراق و انشقاق حضرت علی رضؓ کی خلافت کے زمانہ میں ہوا۔ لہٰذا اس پر لن تضلوا بعدہٗ صادق نہیں آ سکتا۔

(د) حضرت علی رضؓ کی منصوص خلافت کے قائل ہی سب سے اول گمراہی کا شکار ہوئے۔ ارشادیہ شرح اعتقادیہ صـ۳۱۹، ۳۲۰ پر لکھا ہے:-

” عبد اللہ بن سبا اور اس کے احباب حضرت علیؓ کو خدا جانتے تھے۔ اور وہ لعین جناب امیر کے زمانہ میں تھا۔ پس جبکہ جناب امیر نے اس کے احباب کو پکڑا۔ تو عبد اللہ مدائن میں بھاگ کر چلا گیا۔ جناب امیر نے حکم دیا۔ ایک گڑھا کھودیں اور اس میں آگ روشن کریں۔ اور اصحاب عبد اللہ کو اس میں ڈال دیں۔ غرض جب ان کو اس آگ میں ڈالا۔ تو انہوں نے کہا ہمارا یقین اور زیادہ ہوا۔ کہ تو خدا ہے۔ اس واسطے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے۔ کہ خدا بندوں کے ساتھ آگ کا عذاب کرے گا۔ اب کہ تو ہم کو عذاب کرتا ہے۔ تو ہمیں یقین ہوا۔ کہ تو ہی خدا ہے۔ آخر وہ سب جل گئے۔ مگر وہ اپنے کفر سے نہ پھرے۔“

حضرت علیؓ کے محب کیسی سخت گمراہی میں مبتلا ہو گئے معلوم ہوا۔ کہ وہ تحریر خلافت حضرت علی رضؓ کے متعلق ہرگز نہیں تھی۔ اگر تھی بھی تو خلافت حضرت ابو بکرؓ کے متعلق۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضرت ابو بکر رضؓ کے متعلق ارشادات اور مرض الموت میں حضرت ابو بکر رضؓ کے ساتھ خاص سلوک ہر ذی عقل کی اس طرف راہنمائی کرتے ہیں۔ مثلاً۔

ا۔ مرض الموت میں حضرت ابو بکر رضؓ کو امام الصلوٰۃ مقرر فرمایا۔ چنانچہ آتا ہے۔ عن عائشہ ام المومنین ان رسول اللہ صلعم قال فی مرضہ مروا ابابکر یصلی بالناس قالت عائشہ قلت ان ابابکر اذا قام فی مقامک لم یسمع الناس من البکاء فمر عمر فلیصل فقال مروا ابابکر فلیصل بالناس قالت عائشہ لحفصہ قولی لہ ان ابابکر اذا قام فی مقامک لم یسمع الناس من البکاء فمر عمر فلیصل بالناس ففعلت حفصۃ فقال رسول اللہ صلعم وانکن لانتن صواحب یوسف مروا ابابکر فلیصل بالناس قالت حفصۃ لعائشہ ما کنت لاصیب منک خیرًا۔“

(بخاری الجزء الاول صـ۸۹)

یعنی ام المومنین حضرت عائشہ رضؓ روایت کرتی ہیں۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مرض میں فرمایا۔ کہ ابو بکر سے کہو۔ کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ ابو بکر رضؓ جونہی آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے رونے کے سوا اور کچھ نہ کریں گے۔ حضرت عمرؓ کو نماز پڑھانے کا ارشاد فرمائیے۔ آپؐ نے فرمایا۔ ابو بکر سے کہو۔ کہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ حضرت عائشہ رضؓ نے حضرت حفصہؓ سے کہا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کہیں۔ کہ ابو بکر رضؓ جب بھی آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے روہی پڑیں گے۔ اس لئے حضرت عمرؓ کو نماز پڑھانے کا حکم دیجئے۔ حضرت حفصہ رضؓ نے ایسا ہی کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ بس یقینًا تم ہی صواحب یوسف ہو۔ ابو بکر رضؓ سے کہیں۔ کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہؓ نے حضرت عائشہ سے کہا۔ مجھے تم سے کبھی بھلائی کی امید نہ ہوئی۔

حضرت ابو بکر رضؓ کو اپنا نائب قرار دیا۔ چنانچہ آتا ہے۔

عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیہ قال اتت امرأۃ النبی صلعم فامرھا ان ترجع الیہ قالت ارأیت ان جئت ولم اجدک کانھا تقول الموت قال رسول اللہ صلعم ان لم تجدینی فأتی ابابکر

یعنی محمد بن جبیر بن مطعم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی آپؐ نے اسے پھر حاضر ہونے کا ارشاد فرمایا اس نے عرض کیا۔ یہ تو فرمائیے کہ اگر میں آؤں اور آپؐ نہوں۔ مراد یہ کہ آپ فوت ہو گئے ہوں تو پھر میں کیا کروں۔ آپؐ نے فرمایا۔ اگر مجھے نہ پاؤ تو ابو بکرؓ کے پاس آجائیو۔

(بخاری الجزء الثانی صـ۱۸۲)

۳۔ مسجد نبوی میں صرف ابو بکر رضؓ کا دروازہ کھلا رہنے کی اجازت دی۔ چنانچہ آتا ہے

عن ابی سعید الخدری ۔۔۔۔ لایبقین فی المسجد باب الا سد الا باب ابی بکر (بخاری الجزء الثانی صـ۱۷۹)

فرمایا مسجد میں کوئی دروازہ سوائے ابو بکرؓ کے دروازہ کے کھلا نہ رہے"

۴۔ مرض الموت میں حضرت ابو بکر رضؓ کے لئے تحریر خلافت دینے کا ارادہ چنانچہ آتا ہے۔

عن عائشۃ قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مرضہ ادعی لی ابابکر اباک واخاک حتی اکتب کتاباً" فانی اخاف ان یتمنی متمن ویقول قائل انا اولی ویأبی اللہ والمومنون الا ابابکر (صحیح مسلم شرح نووی جلد ۲ صـ۲۷۳)

یعنی حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض الموت میں مجھے فرمایا کہ اپنے باپ ابو بکر اور اپنے بھائی کو میرے پاس بلاؤ تاکہ میں ایک تحریر لکھ دوں کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ کوئی آرزومند آرزو کرے یا کوئی یہ کہے کہ میں بہتر ہوں۔ لیکن اللہ اور مومن صرف ابو بکرؓ کو ہی پسند کرتے ہیں"

پس جس بخاریؒ کی روایات کو بناء اعتراض بنایا جاتا ہے اسمیں یہ روایات بھی موجود ہیں۔

حضرت علیؓ کی وصائت

شیعہ کتب میں موجود ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علیؓ کی وصایت کو پسند نہیں فرماتے تھے اور اسکو موجب ضلالت خیال فرماتے تھے

۱۔ اصول کافی کتاب الحجۃ باب ما نص اللہ میں لکھا ہے۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال امر اللہ عز وجل رسولہ بولایۃ علی فأمر اللہ محمد صلعم ان یفسر لھم الولایۃ کما فسر لھم الصلوٰۃ والزکوٰۃ والصوم والحج فلما اتاہ ذلک من اللہ ضاق بذلک صدر رسول اللہ صلعم وتخوف ان یرتدوا عن دینھم وان یکذبوہ فضاق صدرہ وراجع ربہ عز وجل"

یعنی ابو جعفر علیہ السلام سے روایت ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے رسول کو ولایت علی کا حکم دیا۔۔۔۔ اور فرمایا۔ کہ لوگوں پہ ولایت کی وضاحت کردو جس طرح صلوٰۃ۔ زکوٰۃ۔ صوم۔ حج کی تقسیم و وضاحت کی ہے۔ جب یہ حکم خداوندی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ تو آپ تنگ دل ہوئے۔ اور ڈرے کہ لوگ مرتد ہو جائیں گے اور میری تکذیب کریں گے۔ یہ امر آپ کے لئے بار خاطر ہوا۔ اور اللہ تعالےٰ کے حضور اس امر کے متعلق درخواست نظر ثانی گذاری۔ یہی عبارت" جامع الاخبار باب خلافۃ علی صـ۱۳ پر ملاحظہ ہو

(۲) باوجود اسقدر تاکیدی فرمان کے بوقت رحلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو معزول کر کے حضرت عباس کو اپنا وصی اور خلیفہ بنانا چاہا۔ لیکن جب انہوں نے اس کو قبول نہ کیا تو پھر چارو ناچار اسلحہ گھوڑا اور لباس حضرت علیؓ کے سپرد کر دیئے۔

(اصول کافی کتاب الحجۃ باب ما عند الائمۃ میں لکھا ہے)

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لما حضرت رسول اللہ صلعم الوفاۃ دعا العباس ابن مطلب وامیر المومنین علیہ السلام فقال للعباس یا عم تاخذ میراث محمد وتقضی دینہ وتنجز عداتہ فرد علیہ فقال یا رسول اللہ صلعم شیخ کثیر العیال قلیل المال من یطیقک وانت تباری الریح قال فاطرق رسول اللہ صلعم ھنیۃ قال یا عباس أتاخذ تراث محمد وتنجز عداتہ وتقضی دینہ فقال بابی انت وامی شیخ کبیر کثیر العیال قلیل المال وانت تباری الریح قال أما انی اعطیھا من یاخذھا بحقھا ثم قال یا علی یا اخا محمد اتنجز عدات محمد وتقضی دینہ وتقبض تراثہ فقال نعم بابی انت وامی ذلک علی ولی۔

یعنی ابو عبد اللہ علیہ السلام روایت کرتے ہیں۔ کہ بوقت وفات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے عباس بن عبد المطلب اور امیر المومنین کو بلایا عباس سے کہا اے چچا تو محمدؐ کا وارث ہوگا۔ اس کے قرضوں کو ادا کرے گا۔ اور اس کے وعدوں کو پورا کرے گا۔ حضرت عباس نے جواب دیا۔ یا رسول اللہ میں تو بوڑھا کثیر العیال اور قلیل المال ہوں۔ آپ تو تیز و تند ہوا سے بھی زیادہ سخی ہیں۔ آپ کی ہمسری کون کر سکتا ہے۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تھوڑا عرصہ سر جھکالیا اور فرمایا اے عباس کیا تو محمدؐ کی میراث لے گا۔ اور اس کے وعدوں کو پورا کرے گا۔ اور اس کا قرض ادا کرے گا۔ حضرت عباس نے عرض کیا۔ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ میں پیر فرتوت کثیر العیال اور قلیل المال ہوں۔ آپ تو تیز و تند ہوا سے بھی زیادہ سخی ہیں۔ آپ نے فرمایا اچھا میں یہ امر اسی کو سپرد کروں گا۔ جو اس کا حق ادا کرے۔ پھر فرمایا اے علی اے محمدؐ کے بھائی کیا تو محمدؐ کے وعدے پورے کرے گا۔ اور اس کے قرض ادا کرے گا۔ اور اس کی وراثت کو جلائیگا حضرت علی نے کہا ہاں یا رسول میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں۔ میں اس کو اپنے ذمہ لیتا ہوں۔

معلوم ہوا کہ غدیر خم والی قبیل کے تمام واقعات خلافت و وصائت علی رضؓ من گھڑت قصے ہیں۔ وگرنہ ان کے ہوتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت علی رضؓ کو چھوڑ کر حضرت عباس رضؓ کو وصائت کے لئے کیوں مجبور کرتے؟ نیز یہ کہ حضرت عباسؓ بھی حضرت علیؓ کی وصائت و ولائت سے بالکل بے خبر تھے۔ وگرنہ فوراً ہی یہ تمام معاملہ حضرت علیؓ کے سپرد کرنے کو کہتے۔ اور من بطیقہ کے الفاظ کہنے کی ضرورت پیش نہ آتی۔

۳۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری اعلان میں بھی اپنی نیابت کے لئے کسی کو مخصوص نہ کیا۔ حالانکہ اس وقت حضرت علیؓ کو مخصوص کر دینے کا زریں موقعہ تھا۔ فرمایا پس گیسے کہ والی امرے شود درمیان مسلمانان باید کہ نیکو کار انصار۔ انبواز دوانہ بدکردار ایشان عفو نماید۔ وایں آخر مجلسے بود کہ حضرت بر منبر نشست تا آنکہ حق تعالےٰ را ملاقات کرد،، (حیوٰۃ القلوب جلد ۲ صـ۶۵۲)

یعنی جو بھی مسلمان کا سردار بنے۔ ایسے چاہیئے کہ نیکو کار انصار کی قدر کرے اور ان کے بدکردار سے درگذر کرے۔ یہ آخری مجلس تھی۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم منبر پہ تشریف فرما ہوئے اس کے بعد حق تعالےٰ سے جاملے"

۴۔ حضرت علیؓ خود کو بھی خلافت کے اہل خیال نہ کرتے تھے بحار الانوار جلد ۸ صـ۳۷۹ شیعوں کی معتبر کتاب میں لکھا ہے حضرت علی ایک خطبہ میں فرماتے ہیں۔ ثم استخلف الناس ابابکر فلم یال جہدہ ثم استخلف ابوبکر عمر فلم یال جھدہ ثم استخلف الناس عثمان فنال منکم ونلتم منہ حتی اذا کان من امرہ ما کان آتیتمونی لتبایعونی فقلت لاحاجۃ لی فی ذلک ودخلت منزلی فاستخرجتمونی فقبضت یدی فبسطتموھا وتداککتم علی حتی ظننت انکم قاتلی وان بعضکم قاتل بعض فبایعتمونی وانا غیر مسرور بذلک ولا جذل وقد علم اللہ سبحانہ انی کنت کارھا للحکومۃ بین امۃ محمد صلعم"

یعنی لوگوں نے حضرت ابو بکرؓ کو خلیفہ بنایا انہوں نے خوب ہمت سے کام کیا۔ حضرت ابو بکر رضؓ نے حضرت عمرؓ کو خلیفہ بنا دیا۔ انہوں نے بھی کوئی کمی نہ چھوڑی۔ پھر لوگوں نے حضرت عثمان رضؓ کو خلیفہ بنالیا۔ وہ تمہارے خلاف رہے۔ اور تم اس کے اور جب انکا معاملہ ختم ہوا۔ تو میری بیعت کے لئے میرے پاس آئے۔ میں نے کہا مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں اور میں اپنے گھر چلا گیا۔ لیکن تم نے مجھے باہر نکالا میں نے اپنے ہاتھ کو تنگ کیا لیکن تم نے اسے پھیلایا۔ تم مجھ پر اسقدر پل پڑے۔ کہ میں نے سمجھا کہ تم مجھے قتل کردوگے اور بعض تمہارے بعض کو قتل کر دیں گے۔ تم نے میری بیعت کی۔ درآنحالیکہ میں اس پر ناخوش تھا۔ اور نہ ہی اس کی مجھ میں ہمت تھی۔ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں۔ کہ میں امت محمدیہ پر حکومت کو ناپسند کرتا ہوں۔

ان حوالجات سے واضح ہے۔ کہ یہ خیال کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت علی رضؓ کی خلافت ووصایت کو تحریر فرمانا چاہتے

جناب چوہدری فتح محمد صاحب کی کامیابی پر مختلف مقامات میں جلسے کرکے مبارکباد کی قراردادیں پاس کی گئیں

بشیر آباد اسٹیٹ

سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ بشیر آباد اسٹیٹ لکھتے ہیں۔

چوہدری فتح محمد صاحب کی کامیابی پر پلاؤ کی تین دیگیں دیکر تقسیم کی گئیں۔ نیز چوہدری بشیر احمد صاحب منیجر کی زیر صدارت جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں جماعتوں کو بتایا گیا۔ کہ باوجود شدید مخالفت کے محض اللہ تعالےٰ کے فضل سے چوہدری صاحب کو کامیابی ہوئی ہے۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب اپنے فرائض باحسن وجوہ سرانجام دینے کی توفیق بخشے۔

قصور

امیر صاحب جماعت احمدیہ قصور لکھتے ہیں۔ ۱۲ فروری کو فون پر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے چوہدری صاحب کی کامیابی کا مژدہ سنایا۔ جس پر جماعت کا ایک فوری اجلاس بلایا گیا اور متفقہ طور پر جماعت نے مبارکباد کا ریزولیوشن پاس کیا جس کی اطلاع حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ مشفقہ العزیز اور چوہدری صاحب کو بذریعہ تار بھیجی گئی۔ دعا ہے۔ کہ مولا کریم چوہدری صاحب کی کامیابی کو سلسلہ کے لئے پیش از بیش برکات کا موجب بنائے :-

گوجرانوالہ

عبدالرحمن صاحب عابد لکھتے ہیں۔ چوہدری صاحب کی کامیابی پر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں متفقہ طور قرار دیا گیا۔ کہ جناب چوہدری صاحب کی کامیابی پر حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دلی مبارکباد کا تار دیا جائے۔ اور اس کی نقول جناب چوہدری صاحب موصوف جناب ناظر صاحب امور عامہ اور الفضل کو ارسال کی جائیں۔

اٹھوال

چوہدری صاحب کی کامیابی کی خبر سنکر ساری جماعت میں مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ احباب نہائت فرحت کے ساتھ ایک دوسرے سے بغل گیر ہوئے اور مبارکبادی دی۔ جلسہ منعقد کرکے اظہار مسرت کے لئے ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ جس کی نقول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور چوہدری فتح محمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی خدمت میں ارسال کی گئیں۔ اور دو من چاول پکا کر غرباء کو کھلائے گئے

تمام جماعتوں میں آڈیٹر مقرر کئے جائیں

متعدد بار اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ تمام جماعتیں آڈیٹر منتخب کرکے نظارت ہذا سے اس کی منظوری حاصل کرلیں۔ اور ہر مہینے اس سے حسابات کی پڑتال کراکے نظارت ہذا میں رپورٹ کیا کریں۔ یہ خوشی کی بات ہے کہ جماعتیں اس طرف توجہ کررہی ہیں۔ لیکن ابھی بہت سی جماعتیں ایسی ہیں۔ جہاں آڈیٹر مقرر نہیں ہوئے۔ اس لئے بطور یاد دہانی ایسی جماعتوں کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ اپنی جماعت میں آڈیٹر کے انتخاب کی کاروائی جلد از جلد عمل میں لائی جائے :-

یہ ہدائیت قبل ازیں بھجوائی جا چکی ہے۔ کہ منتخب شدہ شہری آڈیٹران کی طرف سے ماہانہ اور دیہاتی آڈیٹران کی طرف سے سہ ماہی رپورٹ آنی ضروری ہے۔ لیکن اس پر پورے طور پر عملدرآمد نہیں ہورہا۔ آڈیٹر صاحبان اس طرف خاص طور پر توجہ کریں :- (ناظر بیت المال)

تبت کے مذہبی اور سیاسی حالات

مسٹر اے جے ہاپکنس پولیٹیکل افیسر سکیم نے ۴ مارچ کو آل انڈیا ریڈیو دہلی اسٹیشن سے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ آج فتح جشن کا پہلا دن ہے۔ اس تقریب میں تبتی مشن کی مشمولیت پر ہم مشن کو خوشی آمدید کہتے ہیں۔ اور بڑی مسرت کے ساتھ اعتراف کرتے ہیں۔ کہ وہ تحائف جو ملک معظم کی خدمت میں پیش کرنے کے لئے وہ اپنے ساتھ لائے ہیں۔ ہندوستان اور تبت کے باہمی خوشگوار تعلقات کو خوشگوار تر بنانے میں بہت مفید ثابت ہوں گے۔

اس مشن کے لوگ تبت کے پایہ سلطنت لاسا سے تشریف لائے ہیں۔ لاسا کے متعلق لوگوں میں یہاں عجیب عجیب خیالات پھیلے ہوئے ہیں۔ لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ لاسا ہر وقت برف میں ڈھکا رہتا ہے اور تبت کا ملک ایک لق ودق اور بے آب گیاہ سطح مرتفع ہے۔ لیکن یہ خیالات غلط اطلاع پر مبنی ہیں۔ اگرچہ لاسا کا شہر ارتفاع کے لحاظ سے دہلی سے دو ہزار میل اونچا واقع ہے مگر وہاں بھی سال کا زیادہ حصہ لوگوں کا دھوپ میں گذرتا ہے۔ لاسا کی وادی نہائت سرسبز اور زرخیز ہے۔ جس کے بیچوں بیچ دریائے "کائی چو" بہ رہا ہے۔ آگے چل کر یہ دریائے "سنگ پو" کی وادی میں داخل ہوتا ہے۔ جو اور بھی زرخیز ہے۔ ان وادیوں میں بید اخروٹ اور شفتالو کے درخت بڑی کثرت سے ہیں۔

دلائی لاما

اس کے بعد میں آپ کو دلائی لاما کے متعلق کچھ بتانا چاہتا ہوں۔ تقدس مآب جناب دلائی لاما جو اس برفستان کے رہنے والوں کے مالک ہیں۔ تیرہ سال کے ہونہار لڑکے ہیں تبتیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ دلائی لاما چن ریزگ کا اوتار ہے۔ جو تبتی نسل کے خالق تھے۔ دلائی لاما مرتا نہیں۔ بلکہ وہ عالم بالا کی پرواز کر جاتا ہے۔ اور اس کی روح نہیں کسی بچے میں حلول کرجاتی ہے۔ اس بچے کی تلاش شروع ہو جاتی ہے۔ یہ ضروری ہے۔ کہ چل بسنے والے کے خط وخال کے ساتھ بچے کے خط وخال کی تھوڑی بہت مشابہت ہو۔

دلائی لاما پالتی مار کر ایک اونچے شاہی تخت پر بیٹھ جاتے ہیں۔ اور تبتی زن ومرد قطار در قطار ان کے سامنے سے گذرتے جاتے ہیں۔ اور دلائی لاما کی برکات سے مشرف ہوجاتے ہیں۔ موجودہ دلائی لاما کو اپنی تعلیم اور تربیت کا خاص خیال ہے۔ اور جونہی اس رسم سے فارغ ہوتے ہیں۔ اس وقت وہ مطالعہ میں مصروف ہوجاتے ہیں۔ حکومت کا کام ریجنٹ کے سپرد ہے۔

قومی مجلس

ریجنٹ کی مدد کے لئے چار وزراء پر مشتمل ایک کابینہ ہے۔ جسے تبتی زبان میں کشنگ کہتے ہیں۔ اس کے نیچے تبت کی قومی مجلس ہے۔ جس کے ۷۰ ارکان ہیں اور اس مجلس کو ملکی معاملات میں خاص اہمیت حاصل ہے۔ تبت کا یہ مشن اسی مجلس کے فیصلہ کے بعد یہاں پہنچا ہے۔ اس طرح تبت میں بھکشو طبقہ کو بھی خاص احترام حاصل ہے۔ بڑے بڑے عہدوں پر بیک وقت مذہبی اور غیر مذہبی دونوں طرح کے لوگ قابض ہوتے ہیں۔ مثلاً ایک کمانڈر انچیف مذہبی گروہ سے ہیں۔ تو دوسرے غیر مذہبی گروہ سے ہیں۔ لاسا کے شعبہ خارجہ میں بھی دو وزیر خارجہ ہیں۔ ہمارے اس مشن میں پانچ رکن مذہبی طبقہ سے ہیں۔ اور تین عوام میں سے ہیں۔ ویسے سارا ملک ہی بیت کے رنگ میں ڈوبا ہوا ہے۔ اس مذہب کو ہم لامائی بدھ مت کہتے ہیں جس کا بیج ساتویں صدی عیسوی میں ہندوستان کے پنڈتوں نے اس کی زمین میں بویا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ تبت کے لوگ سارناتھ اور بدھ گیا کی یاترا کو یہاں آتے رہتے ہیں۔

تبت کے لوگ فطری طور پر تجارت پیشہ واقع ہوئے ہیں۔ ہر سال تقریباً ایک لاکھ من اون یاک اور ٹٹوؤں کے ذریعہ تبت کے باہر بھیجی جاتی ہے۔ اور ہندوستان سے روئی کا کپڑا۔ کھانڈ۔ سرسوں کا تیل اور اس قسم کی دوسری چیزیں درآمد کی جاتی ہیں :-

تقرر عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ کا تقرر ۳۰ اپریل ۱۹۴۷ء تک منظور کیا جاتا ہے۔ آئندہ کے لئے نیا انتخاب ہوگا۔ لیکن اگر اس میعاد کے ختم ہونے سے قبل کوئی تغیر و تبدل ہو۔ تو اس کی منظوری بھی جماعت متعلقہ کو حاصل کرنی چاہیئے۔ ناظر اعلےٰ قادیان

۳۹۹۔ چک ۱/۳ درکھانہ ضلع جھنگ
پریذیڈنٹ۔ چوہدری چراغ الدین صاحب
سیکرٹری مال۔ 〃 امیر الدین صاحب۔
〃 تبلیغ۔ حکیم عبد الحق صاحب۔
محاسب۔ مولوی حسن الدین صاحب
امین۔ چوہدری نصیر احمد صاحب

۴۰۰۔ چارکوٹ (جموں)
پریذیڈنٹ۔ ماسٹر بشیر احمد صاحب ایچ۔ پی
وائس 〃 مولوی بشیر محمد صاحب

۴۰۱۔ ڈیرہ غازی خاں
آڈیٹر۔ میاں محمد عمر صاحب، کورٹ سب انسپکٹر

۴۰۲۔ بیلاکوبہ (بنگال)
پریذیڈنٹ۔ ماسٹر شمس الدین صاحب پردہان
سیکرٹری مال۔ 〃 〃
محاسب 〃 〃
امین۔ معین الدین صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ امداد الحق صاحب
آڈیٹر۔ 〃
سیکرٹری تبلیغ۔ شہید الحق صاحب
〃 امور عامہ۔ احمد علی صاحب پردہان

۴۰۲۔ دارجلنگ
پریذیڈنٹ۔ محمد صدیق صاحب
امین 〃
محاسب محمد اشرف صاحب
سیکرٹری مال۔ 〃
سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ ابو الفیض شبلی صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی
سیکرٹری تبلیغ۔ 〃 〃
آڈیٹر 〃 〃
سیکرٹری امور عامہ۔ مظفر الدین صاحب پنجابی

۴۰۳۔ بھمبر (جموں کشمیر)
جنرل سیکرٹری۔ چوہدری محمد ابراہیم صاحب ٹھیکیدار
سیکرٹری مال 〃 〃
〃 تبلیغ۔ بابو محمد یعقوب صاحب پوسٹل کلرک
〃 تعلیم و تربیت۔ بابو محمد اسماعیل صاحب

۴۰۴۔ اوراسیاکوٹھی (سیالکوٹ)
سیکرٹری مال۔ چوہدری کریم بخش صاحب
〃 تعلیم و تربیت۔ چوہدری نبی احمد صاحب

سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ۔ چوہدری غلام نبی صاحب
〃 وصایا۔ چوہدری جھنڈا خانصاحب
〃 امور عامہ۔ چوہدری شاہ محمد صاحب

۴۰۵۔ سیلون (کولمبو)
سیکرٹری۔ ایم۔ کے میراں شاہ صاحب
نائب سیکرٹری۔ ایس۔ ایم۔ پی محمد شاہ صاحب
سیکرٹری مال۔ ابراہیم صاحب
آڈیٹر۔ ایس۔ ایل۔ ایم اجواد صاحب

۴۰۶۔ ڈیرہ اسماعیل خاں
جنرل سیکرٹری۔ بابو محمد حسین صاحب اوورسیر پنشنر
سیکرٹری امور عامہ۔ 〃 〃
سیکرٹری مال۔ خانصاحب شیخ جلال الدین صاحب
سیکرٹری تبلیغ۔ چوہدری یوسف علی صاحب
آڈیٹر۔ خان محمد خانصاحب۔

۴۰۷۔ نرگڑھی (گوجرانوالہ)
پریذیڈنٹ۔ مستری اللہ رکھا صاحب۔
سیکرٹری مال۔ مولوی نور الدین صاحب
سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ میاں احمد الدین صاحب
سیکرٹری تبلیغ۔ میاں محمد جمال صاحب

۴۰۸۔ چوہدری والہ (گورداسپور)
پریذیڈنٹ۔ چوہدری عبد الرحیم صاحب
سیکرٹری مال 〃 〃
محاسب۔ 〃 〃
امین۔ 〃 〃
آڈیٹر۔ چوہدری انور احمد صاحب

۴۰۹۔ مرادپور
پریذیڈنٹ۔ چوہدری بشیر احمد صاحب
سیکرٹری مال۔ 〃 〃

۴۱۰۔ کنہ پور (کشمیر)
پریذیڈنٹ۔ ولی محمد صاحب ڈار
آڈیٹر۔ سید محمد شاہ صاحب

۴۱۱۔ کائنتھاں و اجمیر (ہوشیارپور)
پریذیڈنٹ۔ عبد الغنی خانصاحب
سیکرٹری مال (کائنتھاں) ماسٹر عبد العزیز صاحب
〃 (اجمیر) چوہدری توفی محمد صاحب مدرس

۴۱۲۔ کاہنووان (گورداسپور)
سیکرٹری۔ میاں الطاف حسین صاحب

۴۱۳۔ کھوکھر کھجور والی (گورداسپور)
پریذیڈنٹ۔ مستری مولا بخش صاحب
امین۔ 〃 〃
سیکرٹری مال۔ چوہدری سردار احمد صاحب
〃 تبلیغ۔ چوہدری ہدایت خانصاحب
محاسب۔ 〃 〃
سیکرٹری تعلیم و تربیت۔ چوہدری محمد حسین صاحب
آڈیٹر۔ 〃
جنرل سیکرٹری۔ چوہدری محمد جان صاحب

۴۱۴۔ مانہ احمدانی (ڈیرہ غازیخاں)
پریذیڈنٹ۔ قاضی اللہ بخش صاحب نمبردار
سیکرٹری مال۔ جمال محمد خانصاحب
آڈیٹر۔ منشی قادر بخش صاحب پٹواری

۴۱۵۔ شملہ
پریذیڈنٹ۔ شیخ اصغر علی صاحب

۴۱۶۔ ۸/۱۵ پنجاب رجمنٹ
سیکرٹری مال۔ محمود احمد صاحب عارف
〃 تبلیغ۔ محمد اشرف صاحب جمعدار
〃 تعلیم و تربیت۔ صوفی محمد شفیع صاحب سلیم
آڈیٹر۔ ولایت محمد صاحب چیمہ
امین۔ صوبیدار میجر شیر ولی صاحب سردار بہادر او۔ بی۔ آئی۔
سیکرٹری امور عامہ و خارجہ۔ جمعدار ولی الحق صاحب
سیکرٹری وصایا۔ حوالدار کوارٹر ماسٹر فیروز الدین صاحب
امیر اور نائب امیر کی منظوری بعد میں بذریعہ خط و بذریعہ اعلان اخبار دی جائے گی۔

۴۱۷۔ بہادر حسین (گورداسپور)
پریذیڈنٹ۔ چوہدری محمد اسماعیل صاحب
امین۔ 〃 〃
سیکرٹری مال۔ میاں نور الدین صاحب
محاسب۔ 〃 〃

۴۱۸۔ پراونشل انجمن احمدیہ بنگال
جنرل سیکرٹری۔ مولوی دولت احمد خانصاحب خادم

۴۱۹۔ بشیرآباد (سندھ)
پریذیڈنٹ۔ شیخ عنایت اللہ صاحب ٹوکلم
جنرل سیکرٹری۔ ڈاکٹر ملک مولا بخش صاحب

۴۲۰۔ رنگپور بنگال
پریذیڈنٹ۔ بدر الدین احمد صاحب وکیل بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی
سیکرٹری تبلیغ۔ 〃 〃
سیکرٹری امور عامہ 〃 〃
سیکرٹری مال۔ سید ابراہیم علی صاحب بی۔ اے
〃 تعلیم و تربیت۔ 〃 〃
امین۔ 〃 〃
محاسب۔ محمد اسرائیل صاحب
آڈیٹر۔ نبا میاں صاحب

۴۲۱۔ ظفر اسٹیٹ (داے)
پریذیڈنٹ۔ چوہدری نواب خانصاحب
امین۔ 〃 〃
سیکرٹری مال۔ چوہدری شریف احمد صاحب
محاسب۔ 〃 〃
سیکرٹری تبلیغ۔ چوہدری محمد خانصاحب

۴۲۲۔ گلانوالی (امرتسر)
پریذیڈنٹ۔ چوہدری ابراہیم صاحب پسر چوہدری ملبند بخش صاحب مرحوم

۴۲۳۔ فیروزپور چھاؤنی
وائس پریذیڈنٹ۔ محمد یٰسین خانصاحب
جنرل سیکرٹری۔ چوہدری بشارت احمد صاحب بی۔ اے
سیکرٹری دعوت و تبلیغ۔ چوہدری بشیر احمد صاحب
〃 تعلیم و تربیت۔ چوہدری شبیر احمد صاحب بی۔ اے
〃 امور عامہ۔ چوہدری بشارت احمد صاحب بی۔ اے
〃 وصایا۔ اقبال احمد خانصاحب ایاز
آڈیٹر۔ جمعدار عنایت اللہ صاحب

ضرورت ہے کہ نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں

تبلیغ کے کام کے لئے نکلنا پیغمبروں کا کام ہے۔ آج جو شخص اپنی زندگی اس مقصد کے لئے وقف کر دیتا ہے۔ وہ انبیاء کے اسوۂ حسنہ پر چلتا ہے۔ ان دنوں بیرونی ممالک میں مبلغین کی سخت ضرورت ہے۔ مولوی فاضل یا میٹرک پاس۔ قرآن کریم کا ترجمہ جاننے والے۔ کچھ حدیث جاننے والے۔ کچھ عربی جاننے والے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ رکھنے والے نوجوان بہت جلد اپنی زندگیاں وقف کریں۔

انچارج تحریک جدید قادیان

انتخاب نمائندگان مجلس مشاورت کے متعلق ضروری اعلان

احباب جماعت ہائے احمدیہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات متعلق انتخاب نمائندگان مجلس مشاورت اخبار الفضل ۲۰ فروری ۴۶ء میں مطالعہ فرما چکے ہوں گے۔ احباب انتخاب کے متعلق مندرجہ ذیل امور کو بھی مد نظر رکھیں۔

(۱) نمائندہ مخلص اور صاحب الرائے ہو۔ (۲) نمائندہ اس جماعت میں چندہ دینے والا ہو (۳) شعار اسلامی کا پابند ہو۔ یعنی داڑھی رکھتا ہو۔ (۴) طالب علم نہ ہو (۵) با شرح اور باقاعدہ چندہ دینے والا ہو۔ اور اس کے ذمہ کوئی بقایا نہ ہو۔

نوٹ:۔ بقایا دار نظارت بیت المال کے قواعد کی رو سے وہ ہے۔ جس نے شہری جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں تین ماہ کا اور زمیندارہ جماعت کا فرد ہونے کی صورت میں ایک سال کا چندہ ادا نہ کیا ہو۔

(۶) جماعتیں مندرجہ ذیل نسبت سے نمائندے بھیج سکتی ہیں۔

جس جماعت کے چندہ دینے والے افراد کی تعداد ۵۰ تک ہو وہ ۲ نمائندے

" " " " " " ۵۱ سے ۱۰۰ تک " ۳

" " " " " " ۱۰۱ " ۲۰۰ " ۴

" " " " " " ۲۰۱ " ۵۰۰ " ۶

" " " " " " ۵۰۱ " ۱۰۰۰ " ۸

" " " " " " ۱۰۰۰ سے زائد ہو " ۱۲

اس نسبت میں سے جماعتوں کے امراء مستثنیٰ نہیں ہوں گے۔ یعنی اگر ایک جماعت چار نمائندے بھیجنے کا حق رکھتی ہے۔ تو امیر جماعت بوجہ امارت نمائندہ ہوں گے۔ اور مزید صرف تین کا انتخاب کیا جائے۔

انتخاب نمائندگان کے سلسلہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ایک اہم ہدایت یہ ہے۔ کہ جب کسی جماعت کا نمائندہ منتخب ہوتا ہے۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا۔ کہ سیکرٹری یا پریذیڈنٹ یا امیر اپنی طرف سے کسی کو منتخب کر دے بلکہ ساری جماعت سے مشورہ کیا جائے۔ اور جو تحریر سیکرٹری مشاورت کے پاس بھیجی جائے۔ اس میں یہ لکھا جائے۔ کہ ہماری جماعت نے اکٹھے ہو کر مشورہ کر کے فلاں صاحب کو حسب شرائط مطبوعہ اخبار الفضل نمائندہ منتخب کیا ہے۔ سیکرٹری یا پریذیڈنٹ یا امیر اپنی جماعت کو پوچھے بغیر نمائندہ منتخب نہیں کر سکتے۔ جماعت سے مشورہ لے کر مقرر کرنا ضروری ہے

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

اساتذہ کی ضرورت

نظارت تعلیم و تربیت میں مختلف دوستوں اور جماعتوں کی طرف سے درخواستیں موصول ہوتی رہتی ہیں۔ جن میں جماعتوں کی تعلیم و تربیت اور بچوں کی تعلیم کے لئے معلم اور استاد کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ جو دوست جماعتوں میں قیام کر کے تعلیم و تربیت کا کام کر سکتے ہوں۔ یا بعض ذی ثروت اصحاب کے بچوں کو اُن کے ہاں ٹھہر کر تعلیم دے سکتے ہوں۔ وہ نظارت ہذا میں درخواست بھجوا دیں۔ اپنے تعلیمی کوائف اور گزارہ کے لئے کم از کم مطالبہ بھی درخواست میں درج کر دیں۔ (ناظر تعلیم و تربیت)

ضرورت کلرک

ترجمہ انگریزی اردو کے لئے ایک تجربہ کار کلرک کی فوری طور پر ضرورت ہے امیدوار مولوی فاضل اور انگریزی کا میٹرک ہو۔ اور دفتری مراسلت کا تجربہ رکھتا ہو ۵۰-۲-۳۰ کا گریڈ دیا جائیگا۔ اور ابتدائی تنخواہ ۳۰ + $9\frac{1}{2}$ جنگ الاؤنس دیا جائیگا۔ ۲۰ مارچ ۴۶ء سے پہلے پہلے درخواستیں آنی چاہئیں۔ (ناظر تالیف و تصنیف)

صدر انجمن احمدیہ قادیان کیلئے کلرکوں کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے دفاتر میں دو درجن کے قریب مستقل آسامیاں خالی ہیں۔ جن کے لئے گریجوایٹ اور میٹرک پاس احمدی کلرکوں کی ضرورت ہے۔ شعبہ انتظامیہ میں گریڈوں کی تفصیل صدر انجمن احمدیہ کے ریزولیوشن ۱۸۵ ع۔م مورخہ یکم اگست ۴۵ء میں درج ہے۔ جس کو امیدوار دفتر نظارت علیا میں دیکھ سکتے ہیں۔

(۱) گریجوایٹ کو گریڈ دوم $\frac{1}{2}$ ۲-۵۰ براہ راست دیا جائیگا۔ اور گریڈ دوم ختم کرنے کے دو سال بعد گریڈ اول ۸۰-۳-۶۵ میں ترقی پانے کے مستحق ہوں گے۔ اس کے بعد حسب قواعد سپرنٹنڈنٹ۔ معاون ناظر و نائب ناظر کے گریڈ حاصل کر سکیں گے بشرطیکہ وہ اس کے لائق سمجھے جائیں جنگ الاؤنس مبلغ ۱۲/- ماہوار تنخواہ کے علاوہ ملیگا۔

(۲) میٹرک پاس امیدوار کو گریڈ سوم ۵۰-۲-۳۰ دیا جائیگا۔ گریڈ سوم ختم کرنے کے بعد حسب قواعد گریڈ دوم ۶۵-$\frac{1}{2}$۲-۵۰ اور گریڈ اول ۸۰-۳-۶۵ میں ترقی پا سکیں گے۔ بشرطیکہ اس کے لائق سمجھے جائیں۔ جنگ الاؤنس مبلغ ۹/۸/- ماہوار تنخواہ کے علاوہ ملے گا۔

(۳) تمام امیدواروں کا ایک امتحان تحقیقاتی کمیشن لیگا۔ جس کی تاریخ کا اعلان بذریعہ الفضل بعد میں کیا جائیگا۔ صرف پاس شدہ امیدوار ان کو کارکن رکھا جائیگا جن کے نام الفضل میں شائع کر دیئے جائیں گے

(۴) ہر منظور شدہ امیدوار کے لئے پروبیشن کا زمانہ ایک سال ہوگا۔ اس کے بعد اگر قابل ثابت ہو۔ تو مستقل کیا جائیگا

(۵) قاعدہ ع۳۳۹ کے مطابق صدر انجمن احمدیہ کے جملہ مستقل کارکنان کو ریٹائر ہونے پر پنشن یا پراویڈنٹ فنڈ کا حق ہوگا۔

امیدوار اپنی درخواستیں معہ ضروری کوائف مندرجہ ذیل ۲۰ مارچ ۴۶ء تک ناظر صاحب اعلیٰ قادیان کو بھیجدیں۔

(۱) نام معہ ولدیت درخواست کنندہ (۲) امتحان جو پاس کئے۔ معہ نقل اسناد (۳) تاریخ پیدائش (۴) تاریخ بیعت (۵) خاندانی حالات

شرائط۔ احمدی ہونا لازمی ہے (۲) عمر ۱۸ تا ۳۰ سال تک (۳) مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کی تصدیق چال چلن خدمات سلسلہ کے متعلق

تمام وہ احمدی کلرک جو فوج سے فارغ ہو چکے یا ہونے والے ہیں۔ ان کیلئے خدمت دین کا یہ نادر موقع ہے اس سے فائدہ اٹھائیں اور جن لوگوں کو قادیان میں رہ کر خدمت دین کرنیکا شوق ہو اور خاصکر وہ احمدی کلرک جو فوجی ملازمت سے فارغ ہو چکے ہوں یا فارغ ہونے والے ہوں یہ ایک نادر موقع ہے اس سے فائدہ اٹھائیں اور جلد از جلد اپنی درخواستیں ناظر صاحب اعلیٰ کی خدمت میں بھیجدیں [illegible] (سیکرٹری تحقیقاتی کمیشن صدر انجمن احمدیہ)

فوری ضرورت

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے لئے ایک مدرس اور ایک اکاؤنٹنٹ کی فوری ضرورت ہے

(۱) مدرس دینیات و عربی کیلئے کم از کم مولوی فاضل ہونا چاہیئے۔ اور دونوں مضامین پڑھانے کی اعلیٰ قابلیت رکھتا ہو۔ خواہشمند احباب اپنی اسناد کے ساتھ خود ملیں

(۲) دفتر کے لئے ایک کلرک کی ضرورت ہے جو اکاؤنٹس میں ماہر ہو سابقہ تجربہ کے سرٹیفکیٹ اور مقامی امیر کی تصدیق کے ساتھ درخواستیں فوراً آنی چاہئیں۔

(سید محمود اللہ شاہ ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان)

"سیر روحانی" کا دوسرا ایڈیشن

سیر روحانی دوبارہ طبع کرائی گئی ہے۔ کیونکہ اسکی مانگ تھی۔ غیر مجلد کی قیمت ایک روپیہ مجلد کی قیمت ایک روپیہ چھ آنہ جن احباب کو خریدنا ہو جلد آرڈر بھیجدیں۔ ایسا نہ ہو کہ پھر ختم ہو جائے۔ اور انتظار تیسری طباعت کا کرنا پڑے۔ (ناظم بک ڈپو تحریک جدید)

تحریک جدید کے دفتر دوم کے سال دوم میں کم سے کم نصف آمد دینے کی اجازت

اس میں شک نہیں۔ کہ دفتر دوم کے سال دوم میں شامل ہونے والے احباب اگر ایک ماہ کی پوری آمد نہیں دے سکتے۔ تو ان کے لئے یہ اجازت ہے۔ کہ وہ اپنی ایک ماہ کی آمد کا ۳/۴ یا ۱/۲ حصہ دیکر شامل ہو جائیں۔ نصف آمد سے کم دینے کی اجازت نہیں ہے۔ پس وہ احباب جو اب تک تحریک جدید کے جہاد میں شامل نہیں ہوئے۔ وہ کم سے کم اپنی ایک ماہ کی آمد کا نصف حصہ دیکر شامل ہو جائیں۔ اگر پوری ایک ماہ کی آمد دیں گے۔ تو ایسے وعدے انشاءاللہ تعالیٰ شائع بھی کئے جائیں گے۔ کیونکہ ان کی قربانی زیادہ ہے۔ کیا آپ اپنا وعدہ لکھوا چکے ہیں۔ والسلام

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

ضروری تصحیح

الفضل ۵۸ میں طبیہ عجائب گھر کے اشتہار زیر عنوان "اکسیر لوائیر" کی قیمت درست نہیں لکھی گئی۔ دو روپے کی سولہ ۱۶ گولیاں صحیح قیمت ہے۔ مشتہرہ قیمت درست نہیں۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

بعدالت جناب میرزا عبدالله جان صاحب بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی سب جج درجہ چہارم پشاور

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

مقدمہ ۲/ع

مسماۃ ولایت بی بی بنت اعظم خاں افغان سکنہ تندرو ذافی شہر پشاور مدعیہ

بنام

رضا خاں ولد علیہ خاں افغان سکنہ ذفی جان کندی پروال خاں تحصیل نوشہرہ مدعا علیہ

دعویٰ بمراد ڈگری دلا پانے مبلغ -/۳۰۰ روپیہ بصیغہ مفلسی بابت خرچ و خوراک ۳۰ ماہ گذشتہ از یکم دسمبر ۱۹۴۲ء تا یکم جون ۱۹۴۵ء بحساب -/۱۰ روپیہ ماہوار۔ بروئے اقرار نامہ مورخہ ۵/۴۲/۱۹ مالیت بعوض کورٹ فیس و اختیار سماعت -/۳۰۰ روپیہ۔ بصیغہ مفلسی -/۸/-

مقدمہ عنوان بالا میں سمنات بنام مدعا علیہ جاری کئے گئے۔ لیکن معمولی طریقہ سے تعمیل نہیں ہوتی۔ اس لئے بذریعہ اشتہار مدعا علیہ مذکور کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ عدالت ہذا میں اصالتاً و وکالتاً یا مختارتاً بمراد پیروی مقدمہ بمقام پشاور مورخہ ۱۳/۳/۴۶ بوقت دس بجے دن حاضر ہو جاوے۔ ورنہ بصورت غیر حاضری مدعا علیہ مذکور کے برخلاف باضابطہ یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

آج بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت سے بتاریخ ۲۳/۱/۴۶ جاری کیا گیا ہے۔

(مہر عدالت)

دستخط حاکم

جناب سب جج صاحب درجہ چہارم پشاور

نظام نو انگریزی پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا

دوسرا ایڈیشن شائع ہو گیا

اس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کا گذشتہ موجودہ اور مستقبل تبلایا گیا ہے۔ اور دوسرے ایسے تبلیغی مضامین کا اضافہ کیا گیا ہے۔ جس سے تمام جہان کے انگریزی دان پر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی صداقت و فوقیت ظاہر ہو سکتی ہے۔ قیمت ۴/ ایک روپیہ کے پانچ مع محصولڈاک۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

عرق نور (رجسٹرڈ)

عرق نور رجسٹرڈ:۔ ضعف جگر۔ بڑھی ہوئی تلی۔ پرانا بخار۔ پرانی کھانسی۔ دائمی قبض۔ درد کمر۔ جسم پر خارش دل کی دھڑکن۔ یرقان۔ کثرت پیشاب اور جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے۔ معدہ کی بے قاعدگی کو دور کرکے سچی بھوک پیدا کرتا ہے۔ اپنی مقدار کے برابر صالح خون کو پیدا کرتا ہے۔ کمزوری اعصاب کو دور کرکے قوت بخشتا ہے۔ عرق نور:۔ عورتوں کی جملہ ایام ماہواری کی بے قاعدگی کو دور کرکے قابل اولاد بناتا ہے۔ بانجھ پن اور اٹھرا کی لاجواب دوا ہے۔ نوٹ:۔ عرق نور کا استعمال صرف بیماروں کے لئے مخصوص نہیں بلکہ تندرستوں کو آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے۔ قیمت فی شیشی یا پیکٹ ۲ دو روپیہ صرف علاوہ محصولڈاک۔

المشتہر:۔ ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز (رجسٹرڈ) عرق نور قادیان (پنجاب)

معجون عنبری

دماغی کمزوری کے لئے اکسیر ہے۔ اس کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کر لیجئے۔ ایک شیشی سیروں خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس سے ۱۰ گھنٹے تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہو گی۔ یہ رخساروں کو مثل گلاب کے پھول کے سرخ اور کندن بنا دیگی۔ نہایت درجہ مقوی باہ ہے۔ فی شیشی چار روپے۔ للعہ

پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی (پنج زبان) محمود نگر ۵ لکھنؤ

طبیہ عجائب گھر قادیان کے خاص مرکبات

سونے کی گولیاں عہ کی پانچ گولیاں۔ زدجام عشق عہ کی ۵ گولیاں۔ حب جواہر مہرہ عنبری یا محافظ شباب گولیاں عہ کی چار گولیاں۔ معجون برشعشا نزلہ و زکام کیلئے کستوری زعفران والی اکسیر دوائی تین روپے اٹر لعل کشنیز مکھن والا عہ چھٹانک۔ معجون فلاسفہ ۸ر چھٹانک۔ جوارش جالینوس عہ چھٹانک۔ معجون کچلہ عا چھٹانک۔ معجون شاہی دماغ اور پٹھوں کو طاقت دیتی ہے۔ مقوی اور دافع امراض ہے۔ ۸ر چھٹانک۔ معجون کھانسی عہ چھٹانک اکسیر بادی بواسیر جس سے مسے خود بخود جھڑ جاتے ہیں۔ دو روپے کی ۴۲ گولیاں۔ اکسیر خونی بواسیر پہلی خوراک اثر دکھاتی ہے۔ دو روپے کی ۱۶ گولیاں۔ بے ضرر اکسیری قبض کش گولیاں عہ کی بیس گولیاں برائے یومیہ قبض کشائی و جلاب۔ اکسیر امراض معدہ ایک روپیہ کی سولہ گولیاں۔ وجع الفواد باؤ گولہ قولنج۔ درد ریح اپھارہ کے لئے حکمی علاج ہے۔ اکسیر اٹھرا۔ تیرہ روپے مکمل کورس۔ سپاری پاک چھ روپے پاؤ۔ سرمہ جواہر والا رجسٹرڈ چھ روپے تولہ۔ منجن لاجواب فی شیشی ۴ر ایک روپیہ۔

مرہم عیسیٰ

بزرگ نبی حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کا معجزہ ہے۔ جو پھوڑے پھنسی۔ گنج۔ خارش۔ بواسیر۔ ناسور۔ بکار بنکل خنازیر طاعون۔ گندے اور خبیث زخموں اور عورتوں کی خطرناک بیماریوں۔ سرطان رحم۔ قروح رحم۔ تبخاق رحم وغیرہ کے لئے باذن اللہ لاثانی علاج ہے۔ قیمت فی ڈبیہ خورد ۴ر متوسط عا کلاں للعہ علاوہ محصولڈاک۔

منیجر شاخ دواخانہ مرہم عیسیٰ محلہ دارالعلوم قادیان سے طلب کریں

حب مروارید عنبری

یہ گولیاں اعضائے رئیسہ کو طاقت دینے اور اور خاص کمزوریوں کو دور کرنے کا ایک اعلیٰ مجرب نسخہ ہے۔ مردوں کی مخصوص بیماریوں کا اصلی سبب بھی اعضائے رئیسہ کی کمزوری کا ہوتا ہے۔ تجربہ کرنے پر یہ گولیاں بہت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت یکصد گولیاں دس روپے محصولڈاک علاوہ ملنے کا پتہ:۔

دواخانہ خدمت خلق قادیان

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۱ مارچ ۔ ماسکو ریڈیو نے آج ایک براڈکاسٹ میں اعلان کیا ۔ کہ امن عالم کے لئے روس اور امریکہ کی دوستی اشد ضروری ہے ۔ لیکن اس وقت روس کے خلاف امریکہ میں جو غیر ذمہ دارانہ باتیں ہو رہی ہیں ۔ وہ ان لوگوں کی آواز ہے ۔ جو اپنے مخصوص مفاد کے لئے امریکہ کی خارجہ پالیسی کو اپنی مرضی کے سانچے میں ڈھالنا چاہتے ہیں ۔

نئی دہلی ۱۱ مارچ ۔ کونسل آف سٹیٹ کی میعاد میں کم از کم مزید چھ ماہ کا اضافہ کر دیا گیا ہے ۔

ماسکو ۱۱ مارچ ۔ ایک روسی اخبار رقمطراز ہے ۔ کہ برطانیہ اس امر کی کوشش کر رہا ہے ۔ کہ وہ متحدہ اقوام کے چارٹر کی شرائط کی خلاف ورزی کئے بغیر مصر میں اپنی فوجوں کو قائم رکھے ۔ اور آج سے دس سال پہلے جو مصر میں برطانیہ اور مصر کی ملی جلی فوجیں قائم کرنے کی تجویز زیر غور تھی ۔ اس کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی جائیں گی ۔

نیویارک ۱۱ مارچ ” نیویارک ٹائمز “ کا یورپین نامہ نگار اطلاع دیتا ہے ۔ کہ تمام یورپین راجدھانیوں میں یہ یقین پایا جاتا ہے ۔ کہ روس اور امریکہ کی جنگ ناگزیر ہے ۔

ہری پور ۱۱ مارچ ۔ آزاد ہند فوج کے کیپٹن عبد الرشید کو ہری پورہ (ہزارہ) سنٹرل جیل میں لایا گیا ہے ۔ کرنل برہان الدین کو بھی ان کے ہمراہ سنٹرل جیل میں مقید کیا گیا ہے ۔

ڈیرہ دون ۱۱ مارچ ۔ گیارہ احرار رضا کاروں کو کھانے میں زہر دے کر ہلاک کرنے کی کوشش کی گئی ہے ۔ ان کو ہسپتال پہونچایا گیا ہے ۔

نئی دہلی ۱۱ مارچ مرکزی اسمبلی نے گورنمنٹ کی خدمت میں دو تخفیف کی تحریکیں پاس کر دی ہیں ۔ پہلی تحریک آزاد ہند فوجیوں کے خلاف مقدمات چلانے کے خلاف تھی ۔ اور دوسری تحریک میں ایگزیکٹو کونسل کی مذمت کی گئی ۔ کہ اس نے مرکزی حکومت کے ملازمین کو موزوں مہنگائی الاؤنس اور بیکاروں کی امداد کے لئے کوئی عملی کارروائی نہیں کی ۔

روم ۱۱ مارچ ۔ ملوائیوں نے بیریا اور ذوگیہ کے درمیان آنڈریا شہر پر قبضہ کر لیا ہے انہوں نے سڑک ۔ ٹیلی فون اور تار وغیرہ مواصلات کے تمام سلسلے اٹلی کے باقی حصوں سے منقطع کر دئیے ہیں ۔ ٹورنٹو اور بیریا سے فوج اور پولیس کی کمک آنڈریا بھیجی جا رہی ہے

لنڈن ۱۱ مارچ ۔ اطوفیہ (حبشہ) کی حکومت مجلس صلح میں مطالبہ کرے گی ۔ کہ اری ٹیریا اور صومالی لینڈ حبشہ کو واپس کئے جائیں ۔ اس معاملہ میں برطانیہ سے استمداد کی گئی ہے ۔

سری نگر ۱۱ مارچ ۔ کرگل (لداخ) سے اطلاع آئی ہے ۔ کہ برف کا ایک بہت بڑا تودہ پہاڑ سے لڑھکا ۔ اور اس نے تیرہ ۱۳ افراد کی زندگی کا چراغ گل کر دیا ۔ اس سارے علاقے میں زبردست برف باری ہوئی ہے ۔

الہ آباد ۱۱ مارچ تحصیل پدراونہ سے دو میل دور ایک گاؤں میں ہندو مسلمانوں میں سخت فساد ہو گیا ۔ جس میں ایک مسلمان مارا گیا ۔ موضع مذکور کا ہندو زمیندار مسلمان ووٹروں کو مسٹر زیڈ ۔ ایچ لاہری کے حق میں ووٹ دینے سے روکتا تھا ۔ یہ فساد محض اس وجہ سے ظہور میں آیا ہے ۔ کہ مسلمان ووٹروں نے ہندو زمیندار کے احکام کی تعمیل نہ کی ۔ اور لیگی امیدوار کو ووٹ دے دئیے

لاہور ۱۱ مارچ ۔ ملک خضر حیات خاں ٹوانہ نے نئی کولیشن وزارت کے دو ۲ ارکان کے نام ابھی تک گورنر کے حضور پیش نہیں کئے ۔ نئی کولیشن وزارت کے تیسرے مسلمان وزیر کے لئے مرکزی اسمبلی کے سابق ممبر میاں غیاث الدین ۔ اور احراری لیڈر مولوی مظہر علی اظہر کا نام لیا جا رہا ہے ۔ یہ دونوں حضرات پنجاب اسمبلی کے ممبر نہیں ہیں ۔ لیکن باخبر حلقوں کا بیان ہے کہ گورنر ان میں سے جن صاحب کو وزیر بنانا پسند کریں گے ۔ انہیں چھ ۶ ماہ کے لئے وزیر بنائیں گے ۔ اور انہیں موقعہ دیا جائے گا کہ کسی حلقہ سے پنجاب اسمبلی کے رکن منتخب ہو جائیں اگر قرعہ میاں غیاث الدین کے نام پڑا ۔ تو ملک خضر حیات خاں انہیں جاگیرداروں کے ان دو حلقوں میں سے کسی ایک سے منتخب کرانے کی کوشش کریں گے ۔ جن سے ملک صاحب خود کامیاب ہو جانے کے بعد مستعفی ہو چکے ہیں لیکن اگر نظر انتخاب مولوی مظہر علی اظہر پر پڑی ۔ تو عام خیال ہے کہ ڈاکٹر گوپی چند بھارگو یونیورسٹی کی نشست سے مستعفی ہو جائیں گے ۔ اور خود دیوان چمن لال والی خالی نشست پر چلے جائیں گے ۔ خیال ہے کہ مولوی مظہر علی اظہر یونیورسٹی کے حلقہ میں ہندوؤں کے ووٹوں سے کامیاب ہو جائیں گے

لاہور ۱۱ مارچ ۔ کل سناتن دھرم کالج کے طلبہ نے مسلم طلبہ کے جلوس پر اینٹ پتھر اور تیزاب پھینکا تھا ۔ اور چند مسلم طلباء مجروح ہوئے تھے ان زخمیوں میں سے ایک مسٹر محمد مالک (متعلم اسلامیہ کالج لاہور) آج علی الصبح میو ہسپتال میں راہئے ملک عدم ہو گئے ۔ مرحوم کے جنازے میں ایک لاکھ مسلمانوں نے شرکت کی جن میں نواب صاحب ممدوٹ ۔ سر فیروز خاں نون ۔ میاں ممتاز دولتانہ ۔ سردار شوکت خاں ۔ میاں افتخار الدین ۔ راجہ غضنفر علی خاں ۔ سر محمد جمال خاں لغاری ۔ نواب عاشق حسین کے اسماء قابل ذکر ہیں ۔

طہران ۱۱ مارچ ۔ ایران کے متعلق جو صورت حال پیدا ہوئی تھی ۔ اس کا مرکز طہران میں منتقل ہوتا جا رہا ہے ۔ اور معاملہ انتہائی نازک صورت اختیار کرتا جا رہا ہے ۔ قوام السلطنت نے دو ہفتہ ماسکو میں رہ کر جو گفت و شنید کی اس میں روس نے ایسے مطالبات پیش کئے ۔ جن میں اول الذکر منظور کرنے کا کوئی اختیار نہیں رکھتا تھا ۔ روس کے مطالبات یہ تھے ۔ (۱) حکومت ایران آذر بائی جان کی خود مختاری (جو آزادی کے مترادف ہے) منظور کرے (۲) حکومت ایران روس کو تیل کی مراعات دے ۔ (۳) روس نے کچھ اور علاقوں کا مطالبہ بھی کیا ہے ۔

لنڈن ۱۱ مارچ ایران میں نئی صورت حالات پیدا ہونے کے بعد ڈپلومیٹک مبصرین یہ خیال ظاہر کر رہے ہیں ۔ کہ اگر روس نے اپنی روش کے متعلق تسلی بخش جواب نہ دیا ۔ تو روس اور ایران کا مسئلہ اتحادیوں کی سکیورٹی کونسل میں پیش کیا جائے گا ۔ غالباً حکومت امریکہ روس سے ایران کے متعلق ایک اور احتجاج کرے گی ۔

لاہور ۱۱ مارچ ۔ جالندھر ۔ لدھیانہ ۔ سیالکوٹ ملتان اور انبالہ میں راشن شروع کرنے کے واسطے ابتدائی انتظامات شروع کر دیئے گئے ہیں ۔ جو ماہ مارچ کے آخیر تک ختم ہو جائیں گے ۔ اور خیال ہے کہ یکم اپریل تک راشن جاری ہو جائے گا ۔

ہنوئی ۱۲ مارچ ۔ انام کی نئی حکومت نے مظاہروں اور سٹرائیکوں کی ممانعت کر دی ہے ۔ اور اخباروں پر بھی پابندیاں عائد کر دی ہیں ۔

بمبئی ۱۲ مارچ ۔ آج کانگرس ورکنگ کمیٹی کا خاص جلسہ منعقد ہو رہا ہے ۔ اس میں یہ فیصلہ کیا جائے گا ۔ کہ برطانوی وزارتی وفد سے کانگرس کی طرف سے کون کون ملاقات کرے ۔ اس کے علاوہ سیاسیات حاضرہ کو بھی زیر بحث لایا جائیگا ۔

لاہور ۱۲ مارچ میاں افتخار الدین نے آج ایک تقریر میں کہا مسلم لیگ کی کامیابی پر ہندوؤں کو خوش ہونا چاہئیے ۔ کیونکہ اس کامیابی سے مسلمانوں نے یہ ثابت کر دیا ہے ۔ کہ ملک کی آزادی حاصل کرنے میں وہ ہندوؤں سے پیچھے نہیں ہیں ::